یہ جو تجھ کو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا
ہائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ہے
عامة الناس اہل سنت کی اصلاح عقائد کی بابت
نہایت سلیس زبان میں رسالہ مختصر عجالہ
مسمیٰ بہ
الحجة القاہرہ فی اقوال الطاہرہ
المعروف
تجلیات امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	الحجۃ القاھرہ فی اقوال الطاھرہ
المعروف بہ	:	تجلیات امام احمد رضا خان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	3/ جمادی الثانی 1424ھ/ مطابق 4/ جولائی 2003
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پرنور مولیٰ الکریم فقیہ العظیم فرید الدوراں قطب زماں وحید قرآں سیدی وسندی ومرشدی مولانا الحاج آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خان المعروف مفتی اعظم ہند (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہے جن کی نگاہ کرم نے بے شمار لوگوں کو قعر ضلالت وگمراہی سے نکال کر جادۂ مستقیم پر گامزن فرمایا جن کا فیضان کرم آج بھی جاری وساری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔

ؔ شاھا چه عجب گر بنوازند گدارا

فقیر سگ بارگاہ رضا

ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان قادری الرضوی غفرلہ

3/ جمادی الثانی 1424ھ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْمِ الحمد لله الواحد الاحد القهار القوى العزيز المنتقم الجبار المتعال الصفات الكمال والجلال المنزه عن قول اهل الكفر والطغيان والضلال والذى ليس له ضد ولا ند ولا مثال ثم الصلوٰة والسلام علىٰ افضل العلمين خاتم الانبياء والمرسلين رحمة للعٰلمين سيدنا وسندنا ومولينا محمد واٰله واصحابه اجمعين اما بعد قال الله تعالىٰ فى القرآن الحكيم والفرقان الكريم قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيْعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ (الزمر : 53)

''(پیارے محبوب) تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی' اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو' بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے' بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

اللہ حی و قیوم ارشاد فرماتا ہے اے میرے پیارے محبوب تم فرماؤ کہ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی' اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ یہاں خطاب حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان بندوں سے ہے' جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی؛ ''وہ بندوں'' فرما کر بتایا گیا کہ کُل بندوں میں سے جز کو بشارت دی جارہی ہے اور یہ جز و دلالت کرتا ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل کے آقا و مولیٰ ہیں اور ہر فرد حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ ہے۔ کوئی شخص ان کے دائرہ عباد (بندہ ہونے) سے خارج نہیں اللہ عزوجل نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام مخلوق کا مالک و مولیٰ بنا دیا ہے پس ساری مخلوق ان کی نیاز مند اور بندے اور غلام' اور یہ سب کے مالک و مختار۔ تو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ان کی بابت فرمایا گیا کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ تمہارے مالک و مولیٰ اللہ کے پیارے' سارے جہاں کے راج دُلارے' محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور جو ان کے بندے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سزاوار ہیں اور جس نے ان کی بندگی اور نیاز مندی سے اعراض کیا اور منہ پھیرا وہ اللہ حی و قیوم کی رحمت سے دور و مہجور ہے اور اس کے عذاب الیم میں گرفتار ہے' اس کی نماز روزہ زکوٰۃ حج وخیرات وغیرہ سب برباد اور ر[illegible] گئے New Text کما قال تعالیٰ

مَن يَكْفُرْ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ (المائدہ:5)

''جس نے ایمان کے ساتھ کفر کیا اس کے تمام اعمال تباہ اور برباد ہو گئے۔''

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
وہ بھی عصر کہ سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جاں ان پہ دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروض و غرر کی ہے

پر تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہی صدیق اکبر ہیں جو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیکر حاضر خدمت ہوئے تو یہ عرض کیا، عارف باللہ علامہ رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنئے ۔

گفت ما دو بندگان کوئے تو
کردمش آزاد ہم بر روئے تو

یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صدیق اکبر ہیں کہ صدق ولایت کے اعلیٰ درجہ پر فائز اور اس کے آگے والی منزل نبوت کی ہے' وہ خود کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ فرما رہے ہیں' پھر ان کے زیریں ولایت والے صحابہ کرام و تابعین عظام وغیرہم سب ہی حضور کے بندے ہیں اور اسی بندے ہونیکا کا ثمرہ پایا کہ درجات عالیہ سے بہرہ ور ہوئے اور جس نے اعراض کیا وہ مارا گیا اور جہنم میں گیا پس غور طلب امر یہ ہے کہ شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کو حضور کا بندہ بتائیں جیسا کہ سیدنا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں :

كنت معه رسول الله ا انا عبده و خادمه

''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا' میں ان کا بندہ تھا' ان کا خادم تھا۔''

اجل صحابہ کرام تو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ ہونے کا اعلان کریں اور اس پر ناز فرمائیں اور وہ لوگ حضور اکرم' سید عالم' نبی الانبیاء' سید الاصفیاء' حبیب کبریاء' شفیع المذنبین' سید المرسلین' خاتم النبیین' رحمة للعلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے (معاذاللہ ثم العیاذ باللہ) سرو دا ماد کے مکروہ الفاظ کا استعمال کریں بلکہ ان خسیس لفظوں کو بلاشبہ جائز جانیں' لکھیں' اور مفتی ہونے پر فخر کریں۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

آیت نمبر 2:۔ اللہ مالک و معبود ارشاد فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ☆ وَدَاعِياً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُّنِيراً ☆ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلاً كَبِيراً ☆ (الاحزاب : 45,47)

''اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔''

مسلمانوں اللہ عزوجل کا یہ ارشاد فرمانا کہ :

یَا أَیُّھَا النَّبِیُّ

نبـــــا سے ماخوذ یعنی خبر دینے والا۔اور آپ دیکھتے ہیں کہ زمانہ کا ہر اخبار خبروں سے مالا مال گویا اخبار تو گنجینۂ خبر ہے تو کیا لوگ اخبار کو (معاذ اللہ) نبی کہیں گے..........؟ ہرگز نہیں اور لیجئے افراد زمانہ طرح طرح کی خبروں کا ترانہ گاتے اور نئی نئی خبریں سناتے' ملکی خبروں کا افسانہ سناتے اور باہر سے آنے والے' جو ایران سے آتا ایران کی خبریں لاتا، جو افریقہ سے آتا افریقہ کی خبریں لاتا، جو امریکہ سے آتا امریکی اخبار کی تان گا تا تو کیا ان سب کو معاذ اللہ والعیاذ باللہ کوئی نبی کہے گا؟ ہرگز نہیں پھر نبی کس کو کہا جائے گا؟

عزیز من! نبی وہ ہوتا ہے جو اللہ علیم وخبیر وملک القدوس کی طرف سے آتا ہے' وہ واجب الوجود ہے' ازلی وقدیم ہے۔نبی کا علاقہ نبوت اللہ قادر ومختار سے اور اس کا واسطہ علام الغیوب سے ہے' ان کا رشتہ اخبار وحی الٰہی سے ہوتا ہے' مزید براں! اللہ قادر مختار نے ہر نبی کا نام لیکر خطاب فرمایا مگر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسم پاک کے ساتھ خطاب نہ فرمایا ؂

یا آدم است باپدر انبیاء خطاب
یاایھا النبی خطاب محمد (ﷺ) است

جب ان کا نام پاک لے کر پکارنا گناہ' تو تعجب ہے ایسے مسلمانوں پر کہ نام لینا تو کجا سسر اور داماد کے مکروہ اور رکیک الفاظ سے نسبت دیں' اور پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

إِنَّا أَرْسَلْنَاکَ

''اے غیب کی خبریں بتانے والے محبوب ہمارے بیشک ہم نے تمہیں بھیجا۔''

تمہاری رفعت شان وارفع واعلیٰ نسبت محبوبیت کا رشتہ ہماری جانب منسوب' کسی غیر کی شرکت گوارا نہیں' ہم نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اگر ان کی قوم کا ہادی بنایا تو تمہارے مھدی ہیں' تم تمام مخلوق الٰہیہ کے ہادی ہو اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بھی نبی ہو یعنی پیارے تم تو نبی الانبیاء ہو۔اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؂

سب تمہارے در کے رستے
تم ہی اک راہ خدا ہو
سب کی ہے تم تک رسائی
بارگاہ تک تم رسا ہو

''پیارے محبوب تم شاہد یعنی حاضر و ناظر ہو اور مخلوق کو خوشخبری اور ڈر سنانے والے ہو اور اللہ کے حکم سے مخلوق کو اللہ کی طرف بلانے والے اور چمکا دینے والے آفتاب ہو۔''

عـزیـزان ملت! دیکھو اللہ خالق ومعبود مالک وقادر کن عظیم الشان کلمات سے اپنے محبوب کا ذکر فرماتا ہے اور وہ لوگ مسلمان کہلا نے

والے سسر اور داماد جیسے مکروہ الفاظ سے تعارف کراتے ہیں مزید براں اسی پر مصر اور اسی پر فخر کرتے ہیں۔

اللہ رحمٰن ورحیم مسلمانوں پر رحم فرمائے اور گمراہی اور بیدینی سے بچائے اور سیدھا راستہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ راستہ چلائے جو ہمارے ائمہ اور فقہاء کرام کا راستہ ہے اور اپنے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرنیکی توفیق عطا فرمائے اور معظمان دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم پر چلائے آمین۔

آیت نمبر 3 : اللہ جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(الحجرات:1)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سنتا جانتا ہے۔''

غور طلب یہ امر ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو'' اللہ تبارک وتعالیٰ سے تقدیم اور آگے بڑھنا محال' اس کے پیارے رسول سے تقدم یعنی آگے بڑھنے کی بابت فرمارہا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو حاصل کلام یہ کہ رسول سے آگے بڑھنا اللہ ہی سے آگے بڑھنا ہے۔

مولٰینا نعیم الدین صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

''یعنی تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدیم کرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب واحترام کے خلاف ہے' بارگاہ رسالت میں نیازمندی وآداب لازم ہیں۔''

تنبیہ جلیل

مسلمانوں تامل کیجئے کہ معاذ اللہ سسر اور داماد جیسے رکیک اور گستاخانہ الفاظ سے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو متعارف کرانا بھی ادب ہے؟

شان نزول...... یہی مولٰینا نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں :

''چند شخصوں نے عید الضحیٰ کے دن حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کرلی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں۔''

تنبیہ جلیل

اے عزیز! کیا قربانی عبادت میں داخل نہیں؟ ہے اور ضرور ہے پھر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کرنا اللہ ملک القدوس کو گوارا نہیں' ان کی قربانیوں کو قبول نہ فرمایا' دوبارہ قربانی کرنیکا کا حکم جاری فرمایا۔

تنبیہ

تو غور فرمایئے کہ کیا اللہ واحد وقہار اپنے محبوب کی شان اقدس کے تعارف میں (معاذ اللہ) سسر اور داماد کی نسبت پر قہر وجلال نہ فرمائے گا؟ کیا یہ اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔

آیت نمبر: 4 چنانچہ اللہ واحد وقہار فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيناً (الاحزاب: 57)

''بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اس پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

اس کا حاصل یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا خواہ افعال میں ہو یا اقوال میں ہو، حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا اللہ عزوجل کو ہی ایذا دینا ہے جس کا انجام ہلاکت اور لعنت ہے، اس قبیل سے متعدد آیات کریمہ پیش کی جاسکتی ہیں مگر فقیر نے صرف ان ہی چند آیات پر اکتفا کیا کہ مسلمانوں کو ہدایت کیلئے ایک آیت ہی کافی ہے۔

لفظ سسر کی اہمیت اور اس کی حقیقت

جمن اور بدھن کا مکالمہ سماعت فرمائیں اور لطف اٹھائیں:

جمن نے بدھن سے پوچھا...... ﴿کیوں یار تمہاری شادی ہوگئی؟

بدھن......﴿ارے یار ہماری شادی کو تو کئی سال گذر چکے ہیں ہمارے تو دو بیٹے بھی ہیں۔

جمن......﴿آپ کے سسر صاحب حیات ہیں؟

بدھن......﴿الحمد للہ ہمارے سسر صاحب ماشاء اللہ حیات ہیں اللہ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔

جمن......﴿آپ کے سسر صاحب آپ سے گفتگو فرماتے ہیں تو انداز گفتگو کیسا ہوتا ہے؟

بدھن......﴿ہمارے سسر صاحب نہایت محبت آمیز کلمات سے گفتگو کرتے ہیں۔

جمن......﴿سسر تو بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے، آپ بھی ان کا ادب واحترام کرتے ہیں؟

بدھن......﴿جی ہاں ہم نہایت ادب واحترام سے ان کی جناب میں عرض کرتے ہیں۔

جمن......﴿سسر کو جب آپ مخاطب کرتے ہیں تو سسر کہہ کر خطاب کرتے ہیں؟

بدھن......﴿جمن یہ تم کیسی احمقانہ باتیں کرتے ہو کیا تم مجھے بدتمیز سمجھتے ہو۔

جمن......﴿اس میں بدتمیز اور احمقانہ بات کون سی ہے آخر کو وہ تمہارے سسر تو ہیں پھر کیوں نہیں کہتے؟

بدھن ......﴾ سسر کو سسر کہنا بھی کوئی تہذیب اور دانشمندی ہے۔

جمن ......﴾ آخر سسر کو سسر کہنے میں کیا قباحت ہے کہ تم ان کو سسر نہیں کہتے؟

بدھن ......﴾ ارے یار تم کو نہیں معلوم کہ سسر کو سسر کہہ کر خطاب کرنا سخت گستاخی ہے۔

جمن ......﴾ سسر تو بمنزلہ باپ کے ہے پھر اس کو سسر کہنے میں کیا گستاخی ہو گی؟ تم بھی تو داماد ہو۔

بدھن ......﴾ ارے میاں سسر کو سسر کہنا نہایت معیوب اور گستاخی ہے مجھے تو کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔

جمن ......﴾ پھر تم ان کو کن کلمات سے خطاب کرتے ہو؟ جبکہ سسر ہیں اور سسر نہیں کہتے۔

بدھن ......﴾ ہم اپنے سسر صاحب کو اباجی یا انکل یا ماموں وغیرہ کہہ کر عرض کرتے ہیں۔

جمن ......﴾ وہ بھی تو تم کو داماد کہہ کر ہی پکارتے ہوں گے پھر بھی تم سسر نہیں کہتے؟ کہتے ہو شرم آتی ہے۔

بدھن ......﴾ پیارے بھائی! کبھی میرے سسر نے مجھ کو داماد کہہ کر نہ پکارا نہ داماد کہہ کر بات کی۔

جمن ......﴾ آخر کیوں! کیا آپ ان کے داماد نہیں ہیں جب داماد ہیں تو داماد کیوں نہیں کہتے؟

بدھن ......﴾ ہمارے سسر ہم کو نہایت نرم لہجہ میں بیٹا کہہ کر بات کرتے ہیں داماد نہیں کہتے۔

جمن ......﴾ آپ داماد ہیں تو داماد کہنے میں کیا قباحت ہے کہ وہ داماد کو داماد نہیں کہتے؟

بدھن ......﴾ جمن! تم تو بڑے نادان اور بدتمیز ہو، سسر اپنے داماد کو داماد کہنا گالی کے مترادف سمجھتا ہے۔

جمن ......﴾ تو سسر کو سسر کہنے میں کیا گستاخی ہے کہ تم کو شرم آتی ہے؟

بدھن ......﴾ سسر کو سسر کہنا بھی گالی ہی کے مترادف ہے تو کیا گستاخی نہ ہوئی۔ اسی طرح داماد کو داماد یعنی اپنی بیٹی کا خاوند کہنا بھی گالی اور گستاخی ہے کوئی دانشمند اور مہذب انسان نہ تو اپنے سسر کو سسر کہتا ہے اور نہ اپنے داماد کو داماد۔

جمن ......﴾ لفظ سسر اور داماد جب معیوب ہیں تو تم حضور اکرم سید عالم نور مجسم فخر بنی آدم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے بلا شبہ جائز کیوں کہتے ہو؟

بدھن ......﴾ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :

''رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔'' (النور:63)

پس ہم میں کوئی بھی خواہ خسر ہو یا داماد آپس میں ایک دوسرے کو سسر اور داماد کہہ کر نہیں پکارتا تو ہم نے اس کو (معاذ اللہ) منشائے رب العلمین کے مطابق پایا تو بلا شبہ جائز بتایا۔

جمن ......﴾ لعنت ہو تمہاری ایسی فہم و فراست پر اور دین و دیانت پر کہ جس لفظ کو اپنے لئے باعث ننگ و عار جانتے ہو حضور پر نور شافع یوم النشور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جائز و روا گردانتے ہو۔

لفظ سسر ائمہ دین و فقہائے معتمدین کی نظر میں

1......فقہائے اندلس نے ابن حاتم المتفقتہ الطلیطلی کی اس گستاخی کی بنا پر کہ اس نے حضور اکرم سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں یتیم اور مولیٰ علی کا (معاذ اللہ) سسر کہا جس کی بنا پر اس کی تکفیر کی گئی اور اس کو قتل کیا گیا۔(شفا شریف)

2......حضرت مولینا عبدالمنان صاحب اعظمی نے اس امر کی تصدیق فرمائی اور فتاویٰ رضویہ شریف جلد سادس کی فہرست میں یہ عنوان تحریر فرمایا:

''ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا تھا۔''

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم :23)

3......امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مضمون کو شفا شریف میں بیان فرمایا:

''افتیٰ فقھاء الاندلس بقتل ابن حاتم المتفقتہ الطلیطلی و صلبہ بما شھد علیہ من استخفافہ بحق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و تسمیہ ایاہ اثناء مناظرتہ بالیتیم و ختن حیدر ....الخ۔''

(شفا شریف :192، فاروقی کتبخانہ ملتان)

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت مبارکہ ــــــہ ہجری میں ہوئی، آپ کی تصانیف شریفہ بیش بہا خزانہ ہیں علماء وفضلاء نے انہیں نہایت عزت واحترام اور قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے اور ان سے استفادہ کیا، علامہ امام محی الدین بن شرف النووی شرح مسلم میں جگہ جگہ ان کا حوالہ دیتے ہیں، امام بدرالدین عینی عمدۃ القاری میں اور حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں جا بجا ان سے فوائد و نکات احادیث میں خوشہ چینی کرتے نظر آتے ہیں، شارحین حدیث جہاں قال القاضی فرماتے ہیں وہاں امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد ہوتے ہیں۔

لیکن سب سے زیادہ مقبولیت تمام تصانیف مبارکہ میں کتاب ''الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ'' کو حاصل ہوئی، محققین محدثین نے اس سے استناد کیا اور مابعد کے علماء وفقہاء نے اسے ماخذ کی حیثیت دی بلاشبہ یہ کتاب شفا شریف مومن کے دلوں کا نور اور ایمان کا اجالا ہے۔اور کیوں نہ ہو جبکہ اس میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شمائل وفضائل صحیح اور مستند احادیث سے بیان کئے گئے ہیں۔

بارگاہ رسالت میں شفا شریف کی مقبولیت

''کسی کتاب کا بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مقبول ہو جانا ہی اس کا بڑا امتیاز ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ کے بھتیجے نے دیکھا کہ آپ یعنی امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ منظر دیکھ کر ان پر ہیبت طاری ہوگئی امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی حالت کو محسوس کیا اور

فرمایا بھتیجے میری کتاب شفا کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسے اپنے لئے دلیل راہ بناؤ گویا یہ اشارہ تھا کہ مجھے یہ منصب و کرامت اس کتاب شفا شریف کی بدولت ملی ہے۔'' (الذھبی تذکرۃ الحفاظ جلد: 4 ، صفحہ :98)

اس کتاب ''شفا شریف'' کی فضیلت بہت سے فقہاء کرام وعلماء اعلام نے بیان فرمائی ،جس کے ذکر کو ایک دفتر بسیار درکار۔

4...... اس کی شرح میں ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

یکفی امر واحد منھا فی تکفیرہ و قتلہ

''ان میں سے ایک امر ہی اس کی تکفیر اور قتل کیلئے کافی ہے۔''

5...... مولٰینا سید دیدار علی صاحب علیہ الرحمہ نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ :

''زید نے اثنائے وعظ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان الفاظ کا اطلاق کیا کہ نعوذ باللہ آپ یتیم مسکین بیچارے تھے۔''

''(اس پر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استدلال کرتے ہوئے یہی عبارت شفا شریف کی تحریر فرمائی کہ معاذ اللہ) یتیم اور حیدر کا خسر کہنے کی بنا پر ابن حاتم کو قتل کیا گیا۔''ملخصاً

٦...... تقریباً نو سو سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے کہ کتاب ''شفا شریف'' ائمہ مسلمین فقہاء و محدثین وعلمائے معتمدین کی آنکھوں کا نور اور قلب کا سرور بنی رہی حتیٰ کہ مجدد ملت امام اہلسنت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر اعتماد فرمایا اور بطور دلیل اطلاق الفاظ پر حکم لگایا۔

گویا نو سو سال سے زیادہ عرصہ گذرا لفظ سر کو سب نے معیوب سمجھا اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے یہ لفظ استعمال کرنا توہین اور گستاخی ٹھہرایا جس کی پاداش میں تکفیر اور قتل کا فتویٰ جاری فرمایا۔ اور اسی عبارت ''شفا شریف'' پر اعتماد فرمایا اور علمائے دین متین میں سے کسی نے اس حکم پر کوئی کلام نہ فرمایا اور نہ اس میں کوئی شک کیا۔

اس وقت سے اب تک کے جن علماء نے اعتماد فرمایا ان کا شمار کرنا ناممکن ہے' مجملاً یوں کہہ لیجئے کہ لاکھوں فقہاء محدثین اور امام المسلمین اور علماء معتمدین اس حکم فتویٰ سے متفق اور ہمنوا نظر آتے ہیں کوئی اختلاف نہیں کرتا۔

آنحضرت شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدار ملت امام اہلسنت سیدی مرشدی مفتئ اعظم عالم اسلام آل رحمٰن مصطفٰی رضا خان کا ارشاد

جناب قاضی خلیل الدین صاحب ہاشمی کی خدمت میں فقیر کی کتاب مسمّٰی ''نبی الانبیاء حبیب کبریا ﷺ المعروف فضل خلفاء راشدین'' کسی کی معرفت پہنچی اس کے مطالعہ پر فرمایا کہ یہ معاملہ تو حضور مفتئ اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ہمارے سامنے صادر ہوا۔ جناب قاضی خلیل الدین صاحب ولد قاضی ممتاز حسین ہاشمی ساکن محلّہ قاضی ٹولہ بریلی بیان فرماتے ہیں :

''ایک مرتبہ میں سیدی مرشدی قبلہ مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص جو کسی گاؤں کا رہنے والا تھا اس نے پوچھا کہ ہمارے زمیندار صاحب نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی کا سسر کہا تو میں نے اعتراض کیا اس پر زمیندار صاحب کافی ناراض ہوئے اس کے بعد مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ نے ان زمیندار صاحب کو تنبیہاً ایک پرچہ لکھا اور شخص کو دیا کہ آپ پہنچادیں تحریر میں لکھا تھا کہ :

''لفظ سسر متروک کیا جاچکا ہے آپ پر توبہ واجب ولازم ہے۔''

یہ امر واقعہ میرے سامنے پیش آیا تھا تو لکھ دیا کہ سند رہے۔''

قاضی صاحب کا پتہ یہ ہے :

''C/3-5 الاحرام اپارٹمنٹ حیدری، کراچی۔''

الحمد للہ قاضی صاحب ابھی حیات ہیں البتہ علیل ہیں' اللہ عزوجل ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے' جس کا دل چاہے قاضی صاحب سے بالمواجہ ملاقات کے بعد یہ واقعہ معلوم کرسکتا ہے۔

نوٹ : زمیندار کے سامنے کاشتکار کی حیثیت ہی کیا پھر زمیندار صاحب بھی نہ مدعی علم نہ مصر چنانچہ توبہ کا حکم دیا۔

حضرت صدرشریعہ بدرالطریقہ جناب مولٰینا محمد امجد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

ایک سائل نے دریافت کیا کہ :

سوال...... ''ایک مرتبہ زید کی زبان سے غصے میں جائے نماز کے بارے میں جو کھال کی تھی سسری کا لفظ نکل گیا لیکن زید کہتا ہے کہ میں نے کھال سمجھ کر کہا تھا جائے نماز کا خیال تک نہ تھا اور بیان بالکل سچ ہے اس پر بھی حکم فرمایئے؟''

الجواب...... ''اگر چمڑے کو برا لفظ کہا۔ جائے نماز کے قصد سے نہ کہا تو تجدید کی حاجت نہیں مگر اس قسم کے الفاظ سے احتیاط چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔'' (فتاویٰ امجدیہ ج:4 ، ص: 399,400)

جائے نماز کوئی مرد یا عورت تو نہ تھی جس پر لفظ سسری کا اطلاق صادق آتا لیکن چونکہ لفظ سسر یا سسری معیوب ہے اگر جاءنماز کے متعلق کہتا تو تجدید ایمان واجب ہوتا۔ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ لفظ سسرے یا سسری یا سسر نہایت کریہہ ہیں اور توہین پر دال۔

ایضاً۔ مسئلہ ثانیہ! مسئولہ واحد اللہ صاحب ساکن محلّہ صوفی ٹولہ شہر کہنہ بریلی 7/ شوال 1241ھ

سوال...... ''جو فتویٰ کہ علمائے دین نے بابت ناجائز ہونے نکاح نبی رضا کی لڑکی کے شائع فرمایا تھا وہ چسپاں کردیا گیا تھا اس کو مسمّٰی منظور حسین ولد نبی حسین ساکن محلّہ صوفی ٹولہ نے پڑھ کر کہا کہ: ''فتویٰ دینے والے سسرے بھی ایسے ہی ہیں۔''

وغیرہ وغیرہ تو علمائے دین کی شان میں گستاخی کے لفظ سن کر تین شخص بنام کفایت اللہ، امیر اللہ، مولا بخش نے اس کو زیادہ کہنے سے روکا لہٰذا جو شخص علمائے دین کی شان میں دشنام کے لفظ استعمال کرے اس کی بابت شرع شریف کیا فتویٰ صادر فرماتی ہے؟''

الجواب...... ''عالم دین کی توہین کفر ہے' اور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے' حدیقہ ندیہ میں ہے :

من قال العالم عویلم فھو کافر

''عالم کو ملاٹا کہنا کفر ہے نہ کہ گالی۔''

اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہ نے اپنے فتویٰ جلد اول: ۵۷۰ پر فرمایا عالم دین کی توہین کو ائمہ نے کفر لکھا ہے۔ مجمع الانہر میں ہے:

الاستخفاف بالاشراف و العلماء کفر

لہٰذا اگر صورت واقعہ یہی ہے کہ اس شخص نے فتویٰ کو اپنی خواہش کے خلاف پا کر مفتی کو گالی دی تو تجدید اسلام کرے اور بی بی رکھتا ہو تو اس کے ساتھ تجدید نکاح کرے ورنہ اہل محلّہ اور برادری کے لوگ اس سے مقاطعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔''

نوٹ

اول...... ❁ سائل واحد اللہ لفظ سسرے کو علماء کرام کی شان میں گستاخی سمجھتے ہیں۔

دوم...... ❁ لفظ سسرے کو علمائے کرام کی شان میں گستاخی دشنام بمعنی گالی سمجھتے ہیں۔

سوم...... ❁ حضرت صدر شریعہ علیہ الرحمہ بھی لفظ سسرے کو گالی دینا ہی فرماتے ہیں۔

چہارم...... ❁ فرماتے ہیں کہ ''فتویٰ کو اپنی خواہش کے خلاف پا کر مفتی کو گالی دی تو تجدید اسلام و نکاح لازم۔''

غور طلب یہ امر ہے کہ علمائے دین کی شان میں لفظ سسرے گالی اور گستاخی ہے جس کا انجام تجدید اسلام و تجدید نکاح' تو جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے یہ لفظ بولتے اور بلاشبہ جائز کہتے ہیں' وہ ان عبارات فقہاء کی روشنی میں اپنا فیصلہ خود کرلیں۔

سوال...... ''دریافت طلب یہ امر ہے کہ مفتیان دارالعلوم امجدیہ کا یہ فتویٰ کہ: 'لفظ سسر اور داماد کا استعمال بلاشبہ جائز ہے کفر نہیں' اس فتویٰ کی بنا پر منظور حسین ولد نبی حسین پر کفر کا اطلاق نہیں ہوتا' وہ مفتیان امجدیہ کے نزدیک مسلمان ہے اور کسی مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے یعنی جو کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے پس مفتیان دارالعلوم امجدیہ حضرت صدر شریعہ پر حکم جاری فرماتے ہیں......الخ؟''

اسکا حاصل یہ ہے کہ اگر دارالعلوم امجدیہ کا قول حق ہے تو معاذ اللہ حضرت صدر شریعہ علیہ الرحمہ کی تکفیر کی جارہی ہے اور اگر حضرت صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ حق ہے (اور یقیناً حضرت صدر شریعہ کا ہی فتویٰ حق ہے) تو اس لفظ خبیث کو جو دشنام اور گالی سے موسوم ہے بلاشبہ (معاذ اللہ) جائز بتانے والے مولوی اور مفتی سب کافر ٹھہرتے ہیں' پیارے حق بگو۔

ایک گستاخ بیدین کی فون پر بکواس اور اس کا جواب با صواب

ایک مغرور متکبر بیدین (جو کہ فون پر اکثر بکواس کرتا رہتا ہے) فون پر بکواس کرتے ہوئے کہتا ہے :

''خوف خدا کرو سادات کرام کو برا کہتے ہو۔''

ہم کہتے ہیں اس کا ثبوت دو پھر یہ ظالم کہتا ہے :

''اعلیٰحضرت نے سالی لکھا اس کو مصلحت کہتے ہو۔''

او غادر مغرور! اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک تجھ ہی کو عداوت نہیں' جتنے بیدین، گمراہ، کافر، مرتد ہیں سب ہی کو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نفرت ہے' تیری نفرت کوئی نئی بات نہیں' اگر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض ہے تو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ تم اور تمہارے حواری سب مل کر کوئی حکم لاؤ اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لگاؤ :

وَادْعُواْ شُهَدَاءكُم مِّن دُونِ اللّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ

''اللہ کے سوا اپنے سارے حمایتوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔''

تو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کوئی حکم لگاؤ، هَاتُواْ بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِيْنَ

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے امام ہیں اور ہم ان کے نیازمند اور مستمند ٹھیٹھ مقلد ہیں' انہوں نے جو بھی فرمایا وہی ہمارے لئے حق و صواب ہے۔ او متکبر غادر! تم اور تم جیسے بیشمار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن کوشش بسیار کے باوجود اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کسی دلیل کو ہاتھ بھی نہ لگا سکے سوائے سگ دیوانے کی مانند نفرت اور دشنام کرتے کرتے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مر چکے ہیں مگر اعلیٰحضرت کا کچھ خلاف کر کے نہ دکھا سکے۔

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

اے گستاخ متکبر! اگر تجھ میں کچھ دم خم ہے تو میدان اجتہاد میں آؤ اور اپنی اجتہادی قوت دکھاؤ اور یہ تم سے دور ہے' کم سے کم اجتہادی علوم و معرفت کی توضیح ہی فرماؤ اور اپنی پوری اجتہادی قوت کا جوہر دکھاؤ اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مذکورہ پر کوئی شرعی حکم لاؤ اور ان پر ان کے خلاف کوئی فتویٰ لگاؤ۔ هَاتُواْ بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِيْنَ

تم لوگوں کو تو معظمان دین کی عظمت سے کھیلنا اور گستاخی کرنا آتا ہے جب حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخ اور بیباک ہو تو تمہارے نزدیک معظمان دین معاذ اللہ کیا چیز ہیں۔ نیز انتہائے گستاخی ملاحظہ ہو کہ شیخ محقق کو معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام پر ترجیح دیتا ہے یہ بیباکی اور جرأت دیکھئے کہتا ہے :

''شیخ محقق کو کہتے ہو نسیان ہو گیا وہ شیخ محقق جنکو روز خواب میں حضور (ﷺ) کی زیارت ہوتی تھی ان سے نسیان ہو سکتا ہے۔''

اولاً ...... اس کا ہماری کتاب میں ذکر ہی نہیں البتہ چند احتمالات کا ذکر ہے تو نسیان ایک احتمال ہے نہ کہ دعویٰ۔ پھر اس کا یہ کہنا کہ : ''شیخ محقق جن کو روز خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی۔'' اس امر کی کوئی دلیل پیش نہ کی' معلوم ہوا کہ یہ دعویٰ بے دلیل ہے اور بے دلیل دعویٰ باطل۔ مزید براں اس کا یہ کہنا کہ: ''ان سے نسیان ہو سکتا ہے؟''

گویا اس مدعی کے نزدیک شیخ محقق علیہ الرحمہ نسیان سے پاک ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے نسیان ہو سکتا ہے جیسا کہ آدم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً (طٰه : 115)

شیخ محقق علیہ الرحمہ کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر معاذ اللہ فوقیت دینا' اس کے دین وملت میں ہی ہو سکتا ہے مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ عزوجل ہی نسیان سے پاک ہے گویا یہ گستاخ شیخ محقق علیہ الرحمہ کو معاذ اللہ خدا سمجھتا ہے **لاحول و لاقوة الا باللہ العلی العظیم**

مخفی نہ رہے کہ یہ بکواس پروفیسر ریاض بدایونی کے لڑکے اسمٰعیل کی ہے جو آئے دن فون پر طرح طرح کی بکواس کرتا رہتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ ایک پروفیسر کا لاڈلا ہے یہ جتنا بھی تکبر کرے سب اس کو روا ہے۔

حضرت علام شیخ ذوالاحترام شیخ محقق علی الاطلاق عبدالحق صاحب محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو یقیناً معظمان دین سے ہیں ان کا ادب واحترام ہم پر لازم چنانچہ ہم نے چند احتمالات کو پیش کر کے بات ختم کر دی مگر یہ لوگ ہم کو اس پر مجبور کرتے ہیں کہ ان کے تسامح سے کوئی شہادت پیش کی جائے' لاچار صرف ایک ہی واقعہ پر اکتفا کرتا ہوں۔

شیخ مجدد الف ثانی اور ان کے مخالفین

''حضرت شیخ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخالفین کی صف میں جہاں بادشاہ کھڑا ہے وہاں علماء ومشائخ بھی موجود تھے۔ لیکن ان کا شمار علمائے حق اور مشائخین عظام میں نہیں، وہ اپنے مالک کی رضا چاہنے پر خوشنودی سرکار کو ترجیح دے چکے تھے انہوں نے اپنے علم سے آخرت سنوارنے اور مشعل راہ کا کام لینے کی جگہ اسے دنیا کمانے کا ذریعہ بنالیا تھا۔ مال و دولت جاہ ومنصب اور آرام وراحت کی طلب ہی ان کی منزل مقصود تھی جبکہ سرہندی مجدد انہیں ترغیب دلا رہا تھا کہ اس فانی آرام وراحت سے منہ موڑ کر ابدی راحت کیلئے کوشاں رہنا چاہیئے' نظریات کا یہ اختلاف مخالفت کا متقاضی تھا۔''

(تجلیات امام ربانی : 161)

''اس گروہ کی الزام تراشیوں کا سرچشمہ حسن خان کابلی تھا۔ یہ شخص حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا ایک مرحلہ پر وہ آپ کے کسی متوسل سے ناراض ہو گیا' شکر رنجی تو اس معتمد سے ہوئی لیکن خاں صاحب موصوف نے حضرت امام ربانی

رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے غیظ وغضب کا نشانہ بنالیا مکتوبات کے بعض مستورے لے گیا اوران میں من مانی تحریفیں کیں اوران جعلی عبارتوں کے تحت ایک استفتاء مرتب کر کے اس وقت کے نامور علماء کی خدمت میں بھیج دیا بعض حضرات اس فتنہ میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے اورانہوں نے حسن خاں افغانی کے پیش کردہ خاکے پر قطعاً اعتماد نہ کیا جبکہ بعض حضرات مجدد الف ثانی قدس سرہ سے بدظن ہوگئے۔اندرون ملک عبداللہ خویشگی قصوری نے اس فتنے کو ہوا دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا تھا۔"(ایضا:161)

شیخ محقق عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

"حسن خاں مذکور کے فتنے کا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی عارضی طور پر شکار ہوگئے تھے۔اس کی پیش کردہ جعلی عبارتوں پر یقین کر کے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بدظن ہوئے اورایک رسالے کی شکل میں فتویٰ صادر فرمادیا لیکن اس کے بعد رحمت الٰہی نے دستگیری فرمائی اور شیخ موصوف نے ایک مکتوب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں صورت حال معلوم کرنیکی غرض سے ارسال کیا۔یہ حضرت شیخ محقق دہلوی علیہ الرحمہ سے کوتاہی واقع ہوئی ورنہ انہیں فتویٰ صادر فرمانے سے پہلے صورت حال معلوم کرنی چاہئے تھی۔مذکورہ مکتوب کے جواب میں حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن خاں افغانی کی عبارتوں کے بالمقابل اصل عبارتیں ارسال کیں اورجن عبارتوں پر فتویٰ صادر فرمایا گیا تھا ان سے اپنی برأت کا اعلان کیا آخر بڑی حدتک حضرت شیخ کی تسلی ہوگئی اوروہ وقت بھی آیا کہ دونوں بزرگوں کے درمیان اسی محبت کا رابطہ قائم ہوگیا......حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ فتویٰ سے رجوع کرنا ثقات میں مشہور اورمختلف قابل اعتماد تصانیف میں مذکور ہوا ہے۔" (تجلیات امام ربانی:164)

"مولیٰنا شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس رسالے کا جواب بھی تحریر فرمایا تھا جوانہوں نے حسن خاں افغانی کی کارگزاری کے تحت بزعم خود حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف تحریر کیا۔اپنے رسالے کا ایک مکتوب میں یوں ذکر فرمایا:

"بلکہ میں نے ایک رسالہ حضرت شیخ محقق عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کے جواب میں لکھا کہ انہوں نے بغیر تحقیق محض بے پر کی اڑانے والوں کی باتیں سن کر کلام حضرت مجدد پر انکار واعتراضات کئے اور زبان طعن دراز کرنیوالوں کو موقع دیا۔"

(تجلیات امام ربانی : 166)

پھر فرماتے ہیں:

"بہرحال جو کچھ ہونا تھا وہ ہوکر رہا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کوتاہی سرزد ہوئی کہ وہ سراسر ناقابل یقین

شخص کی باتوں پر اعتماد کر کے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے رد میں رسالہ لکھ بیٹھے۔لیکن ایک وقت وہ آیا کہ حقیقی صورت حال ان کی آنکھوں کے سامنے آ گئی۔'' (تجلیات امام ربانی:168)

شیخ محقق عبدالحق صاحب محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معصوم سمجھنے والے(معاذ اللہ) بلکہ انبیاء کرام پر ترجیح دینے والے حضرت شیخ سرہندی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس اختلاف کو کیا کہیں گے؟

شاہ تراب الحق صاحب کے مریدین اور معتقدین کی تعظیم و تکریم اور ادب و احترام

شاہ تراب الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''امت کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے یا آپ کی ذات اقدس کو کسی قسم کا عیب لگائے یا نقص تلاش کرے یا وہ عوارض بشری جو آپ کیلئے جائز تھے ان کی وجہ سے آپ کی تحقیر کرے یا آپ کی شان گھٹانے کی کوشش کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے۔اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے،ارشاد باری تعالیٰ ہے:''اے ایمان والو راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو اور غور سے سنا کرو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔'' (اسلامی عقائد:22)

اس عقیدے کے مقابل دارالعلوم امجدیہ کے ناظم تعلیم اور مفتیان وغیرھم فرماتے ہیں کہ :

''لفظ ختن اور داماد(معاذ اللہ) مصطفیٰ اور خسر کے استعمال پر یعنی یہ الفاظ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے استعمال کرنا بلاشبہ جائز ہے کفر نہیں البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے......الخ۔''

(دستاویز اقراری 21/ ستمبر 2002ء)

غور و تامل کیجئے جن حضرات کے نزدیک بزعم خویش یہ الفاظ(............) کہنا''بلاشبہ جائز ہیں' کفر نہیں'' بذات خود اس لفظ کا دوسرا مفہوم جو گستاخی پر دلالت کرتا ہے اقرار کرتے ہیں کہ :

''البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے۔''

پس لفظ خسر و داماد کے استعمال میں دوسرے مفہوم کو کفر فرما رہے ہیں اور تراب الحق صاحب کہتے ہیں :

''ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جسکا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔''

معلوم ہوا کہ ایسا ذو معنی لفظ جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو اگرچہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے وہ بھی توہین اور گستاخی ہے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرنا کفر ہے اور جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر اور

واجب القتل ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

للعجب !وہ لوگ جو تراب الحق صاحب کے مرید ہیں اور ان کی نسبت سے ترابی کہلانے میں فخر کرتے ہیں اور ان کے معتقدین بھی تراب الحق کے ارشاد کو نہیں مانتے بلکہ انکار و پامال کرتے اور کفر کو کفر نہیں سمجھتے ہیں۔تراب الحق فرماتے ہیں :

''جو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے یا ایسا لفظ کہے جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو وہ بھی گستاخی اور توہین ہے چنانچہ وہ کافر اور واجب القتل اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

مگر تعجب کہ تراب الحق صاحب تو فرماتے ہیں کہ :

''جس لفظ کا ایک معنی توہین کا ہو اگرچہ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے وہ بھی گستاخی اور توہین ہے جو حضور کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ،جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

مگر یہ کیسے مرید اور معتقدین ہیں کہ تراب الحق جن کی بابت حکم جاری فرمائیں کہ وہ کافر جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر'اور یہ مریدین مسمّٰی بہ ترابی اور معتقدین ایسے لوگوں کی جن کی تراب الحق صاحب نشاندہی فرمائیں ان کے کفر میں شک کرنا تو کجا ان کے مسلمان ہونے میں شک نہیں کرتے بلکہ مسلمان ہی کہتے ہیں۔

اس واقعہ فاجعہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ تراب الحق صاحب کے ساتھ جو ان کی خدمت گذاری کا دم بھرنے والے اور خدام بیدام کہلانے والے تراب الحق صاحب کے خیر خواہ ہرگز نہیں بلکہ بدخواہ اور دشمن ہیں اگر ذرہ برابر بھی محبت وعقیدت صالح ہوتی ہرگز ایسی مصیبت میں گرفتار کرنیکی کی سعی تام نہ کرتے بلکہ ہرگونہ اسے بچانے کی تدابیر کرتے اور ان کو اس حلقۂ قبیحہ سے دور ومہجور رکھتے۔

کم از کم یہ تو دیکھتے کہ تراب الحق صاحب اپنی کتاب ''اسلامی عقائد'' میں کیا تحریر فرما رہے ہیں' ان کی جناب میں اگر ان کی یہی تحریر پیش کردی جاتی تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ اس کا انکار کرتے اور اس ذومعنی لفظ کریہہ پر باوجود مدعی علم وفہم ہونے کے مصر ہوتے' ایسا معاملہ تو قرین قیاس ہی نہیں اور نہ وہ ایسے (معاذ اللہ) ہٹ دھرم۔ ؎

یہ موجوں کی سیاست اور ملاحوں کی سازش ہے
سفینے خود بخود طوفاں سے ٹکرایا نہیں کرتے

آیئے اب بھی مخلص ہوکر تراب الحق صاحب کی خدمت میں دونوں عبارات پیش کردیجئے پھر از خود کھل جائے گا کہ تراب الحق صاحب حق کے قبول فرمانے میں کوتاہی تو کجا تامل بھی نہ فرمائیں گے اور فی الفور حق قبول فرمالیں گے۔

اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت امام اھلسنت مولیٰنا احمد رضا خان صاحب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

اعلیٰحضرت عظیم البرکت ارشاد فرماتے ہیں :

''شفا شریف صــ۳۲۱

اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالیٰ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر

یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر اور مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہو گیا۔

نسیم الریاض جلد چہارم ۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے۔

ما صرح بہ من کفر الساب والشاک فی کفرہ ھو ما علیہ ائمتنا وغیرھم

یعنی جو یہ ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر یہی مذہب ہمارے ائمہ وغیرہم کا ہے۔

وجیز امام کردری جلد:۳ص:۳۲۱

لو ارتدوا العیاذ باللہ تعالیٰ تحرم امراتہ ویجدد النکاح بعد اسلامہ والموجود بینھما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمۃ الکفر ولد الزنا ان اتی بکلمۃ الشھادۃ علی العادۃ لا یجدیہ ما لم یرجع عما قالہ لان باتیانھما علی العادۃ لا یرتفع الکفر اذا سب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واحدا من الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام فلا توبۃ لہ واذا شتمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سکران لا یعفی واجمع العلماء ان شاتمہ کافر و من شک فی عذابہ و کفرہ کفرا . ملتقطاً کاکثر الاواقی للاختصار

یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے اس کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا حرامی ہوگا اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی یہاں تک

کہ اگر نشہ کی بیہوشی میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق جلد چہارم ص:۴۰۷

کل من البغض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم بقلبہ کان مرتد افالساب بطریق اولیٰ و ان سب سکران لا یعفی عنہ

یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کینہ ہو وہ مرتد ہو تو گستاخی کرنیوالا بدرجہ اولیٰ کافر ہے اور اگر نشہ بلا اکراہ پیا اور اس حالت میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔

بحر الرائق جلد پنجم ص:۱۳۵ میں بعینہٖ کلمہ مذکور ذکر کرنے کے بعد ص:۱۳۶ پر فرمایا :

سب واحد من الانبیاء کذالک فلا یفید الانکار مع البینہ لا نانجعل انکار الردۃ توبۃ ان کانت مقبولۃ

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اس کا انکار فائدہ نہ دیگا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کیلئے وہاں توبہ قرار پاتا ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے۔

درالحکام علامہ مولیٰ خسرو جلد اول ص:۲۹۹

اذا سبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم او و احدا من الانبیاء صلوات اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین مسلم فلا توبۃ لہ اصلا واجمع العلماء ان شاتمہ کافر و من شک فی عذابہ و کفرہ کفر

"یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے۔ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

غنیۃ ذوالحکام ص:۳۰۱

محل قبول توبۃ المرتد مالم تکن ردتہ بسب النبی او بغضہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فان کان بہ لا تقبل توبتہ سواء جاء تائبا من نفسہ او شھد علیہ بذالک بخلاف غیرہ من الکفراتہ

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کافر مرتد کیلئے اس کی اجازت نہیں۔

اشباہ والنظائر قلمی باب الردۃ

لا تصح ردۃ السکران الا الردۃ بسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ لا یعفی عنہ و کذا فی

البزازية وحكم الردة بينونة امرأته مطلقا (اى سواء رجع او لم يرجع او غمز العيون) والمرتد قبح كفرا من الكافر الا صلى واذا شهدوا على مسلم بالردة وهو منكر لا يعترض له لا لتكذيب الشهود والعدول بل الن انكاره توبة ورجوع فثبت الاحكام التى للمرتد ما تاب من حبط الاعمال و بينونة الزوجة وقوله لا يعترض له انما هو فى مرتد تقبل توبته فى الدنيا لا الردة بسب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اه اولى تنكير النبى كما عبربه فيما سبق اه غمز العيون

یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزائے کفر دیں گے۔مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اسکے نکاح سے نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو اسلام لائے جب بھی عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مر جائے والعیاذ باللہ تعالیٰ تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں، نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے، مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ یہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہو گیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے۔نہ اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لئے کہ اس کا مکرنا اس کفر سے توبہ ورجوع سمجھیں گے ولہٰذا گواہان عادل کی گواہی اور اس کے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ وہ شخص مرتد ہو گیا تھا اور اب توبہ کر لی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے اور اس کے تمام اعمال حبط ہو گئے اور جورو نکاح سے باہر، باقی سزا نہ دی جائے گی۔مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے کہ جس کی سزا سے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں۔یونہی کسی نبی کی شان میں گستاخی، علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

فتاویٰ خیریہ علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار جلد اول ص:۹۵

من سب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانه مرتد و حكمه حكم المرتدين ويفعل به ما يفعل بالمرتدين ولا توبته له اصلا واجمع العلماء انه كافر و من شك فى كفره كفر اه ملتقطاً

جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے، اس کا وہی حکم ہے جو مرتدوں کا ہے اس سے وہی برتاؤ کیا جائے جو مرتدوں سے کرنیکا حکم ہے اور اسے دنیا میں کسی طرح معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر ج: اول ص:۶۱۸

اذا سبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او واحدا من الانبياء مسلم ولو سكران فلا توبة له تنجيه

کالزندیق ومن شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر

یعنی جو مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشہ کی حالت میں تو اس کی توبہ پر بھی دنیا میں اسے معافی نہ دیں گے جیسے دہریئے بے دین کی توبہ نہ سنی جائے گی اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے گا وہ بھی کافر ہوجائے گا۔‘‘

(فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ششم، ص: 139,141)

منقولہ عبارات مذکور فتاویٰ رضویہ شریف جلد سادس اس امر پر دلیل قاطع ہیں کہ حضور اکرم سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی ایسا کفر ہے کہ اگر نشہ کی بیہوشی میں بھی کسی نے گستاخی کی تو وہ فوراً کافر ہوگیا اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اور جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے اور اسی پر علمائے امت کا اجماع ہے غور طلب یہ امور ہیں کہ :

اول...... نشہ کی بیہوشی میں بھی کیا نیت کا تصور ہوتا ہے؟

دوم...... جس وقت کسی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی اسی وقت اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے۔

سوم...... ایسی صورت میں صحبت حرام اور زنا کے حکم میں ہے۔

چہارم...... اگر اس حالت میں صحبت کی اور بچہ پیدا ہوا وہ حرامی ہوگا۔

اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ پر ایک غائرانہ نظر

واضح رہے کہ یہ سوال اکبرآباد چھوٹی گلی حکیموں کی، معرفت ڈاکٹر محمد نفیس صاحب مرسلہ مولانا مولوی سید دیدار علی صاحب الوری (علیہ الرحمہ) نے 4 رشعبان 35ھ میں کیا :

سوال...... ’’کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اثنائے وعظ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کلمات کا اطلاق کیا کہ نعوذ باللہ آپ یتیم، غریب، مسکین، بیچارے تھے۔ اور جب چند اشخاص نے جا کر سمجھایا تو کہنے لگا کہ میں نے تو یہی کہا ہے اللہ جل شانہ تو قرآن عظیم میں و وجدک ضالاً فرما رہا ہے بعدہ جب ایک نووارد مولوی صاحب نے ان سے دریافت کیا تو ان الفاظ کے کہنے سے انکار کیا اور کہا کہ میں نے تو یہ کہا تھا کہ آپ سوچ بچار کر بات فرمایا کرتے تھے اس کو لوگوں نے غریب بیچارہ کرکے کہہ دیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا غالباً ایسا ہی ہوگا مگر آپ یہ تو لکھ دیں کہ یہ الفاظ موجب توہین شان رسالت اور موجب کفر ہیں اور اسی طرح و وجدک ضالاً ایسے موقع پر کہنا ہے۔ تو بیشک اس لکھنے سے بھی منکر ہوگیا اور لیت ولعل میں ٹال دیا آیا بلا توبہ اس کا وعظ سننا ملنا جلنا سلام علیک

کرنا اس کے معاونین سے نکاح پڑھوانا اور اس کے معاونین کے پیچھے نماز عید پڑھنا اور ان سے ملنا جائز ہے؟ بینــــوا توجروا جزاکم اللہ

الجواب...... حضور اقدس قاسم النعم‘ مالک الارض ورقاب الامم‘ معطی منعم، قثم قیم، ولی و الی ، علی عالی، کاشف الکرب ، رافع الرتب ، معین کافی، حفیظ وافی، شفیع و شافی ،عفو عافی ، غفور جمیل ، عزیز جلیل ، وهاب کریم ، غنی عظیم ، خلیفۂ مطلق حضرت رب‘ مالک الناس و دیان العرب، ولی الفضل جلی الافضال ، رفیع المثل ، ممتنع الامثال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وعلیٰ اٰله وصحبه وشرف واعظم کی شان ارفع واعلیٰ میں الفاظ مذکورہ کا اطلاق ناجائز وحرام ہے۔

خزانته الاکمل مقدسی و رد المحتار اواخر شتے میں ہے:

یجب ذکرہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم باسماء معظمة فلا یجوز ان یقال انه فقیر غریب مسکین

زرقانی علی المواہب میں ہے:

قال تعالیٰ ووجدک عائلا فاغنیٰ نص علی انه اغناہ بعد ذالک فزال عنه ذالک الوصف فلا یجوز وصفه به بعد

اسی میں ہے:

الیتیم من الیتیم موت الاب قبل بلوغ الولد او من الانفراد کدرة یتیمة کما قیل فی قوله تعالیٰ الم یجدک یتیما ای واحدا فی قریش عدیم النظیر انتھیٰ ومذهب مالک لا یجوز علیه هٰذا الاسم

نسیم ریاض جلد رابع‘ ص:۴۵۰ میں ہے:

الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام لا یوصفون بالفقر ولا یجوز ان یقال لنبینا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقیر و قولهم عنه الفقر فخری لا اصل له کما تقدم

اسی کے ص:۳۷۸ میں ہے:

قال الزرکشی کالسبکی لا یجوز ان یقال له صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقیرا و مسکین وهو اغنی الناس باللہ تعالیٰ لا سیما بعد قوله تعالیٰ ووجدک عائلا فاغنی و قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اللهم احینی مسکینا اراد به المسکنة القلبیة بالخشوع والفقر فخری باطل لا اصل له کما قال الحافظ ابن حجر العسقلانی

شفا شریف امام اجل قاضی عیاض، صدر باب اول قسم رابع میں ہے:

افتیٰ فقھاء الاندلس بقتل ابن حاتم المتفقۃ الطیطلی و صلبہ بما شھد علیہ من استخفافہ بحق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتسمیہ ایاہ اثناہ مناظرتہ بالیتیم و ختن حیدر وزعمہ ان زھدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یکن قصدا ولو قدر علی الطیبات اکلھا الی اشباہ لھٰذا

شرح علی قاری میں ہے :

یکفی امر واحد منھا فی تکفیرہ وقتلہ

نیز شفا شریف میں ہے :

افتیٰ ابوالحسن القابسی فیمن قال فی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمال یتیم ابی طالب بالقتل لظھور استھانتہ بذالک

شرح علی قاری میں ہے :

لعل الجمع بین الوصفین مطابق الواقع فی السوال والافکل واحدمنھا یکفی فی تکفیرہ صاحب مقال......الخ (فتاوی رضویہ شریف جلد ششم ص: 126,127)

اول......﴾کلمات سوال پر تامل فرمائیں۔مولٰینا مولوی سید دیدار علی صاحب استفتاء میں لکھتے ہیں کہ :

''زید نے اثنائے وعظ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کلمات کا اطلاق کیا۔''

دوم......﴾سوال لفظ اطلاق پر ہے نہ کہ استخفاف نیت پر چنانچہ لفظ کے اطلاق پر ہی سوال کیا۔

سوم......﴾اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب (فتویٰ) میں تحریر فرماتے ہیں :

''رفیع المثل، ممتنع الامثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وشرف اعظم کی شان ارفع واعلیٰ میں الفاظ مذکورہ کا اطلاق ناجائز وحرام ہے۔''

یہاں اطلاق کلام ہی پر فتویٰ ہے نہ کہ نیت پر۔

چہارم......﴾سوال میں استفسار کیا گیا :

''ان کلمات کا اطلاق کیا کہ نعوذ باللہ آپ یتیم غریب مسکین بیچارے تھے۔'' ملخصاً

پنجم......﴾سوال مذکور میں جو الفاظ مذکور ہوئے، اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سب الفاظ کا بالاستیعاب جواب تحریر فرمایا۔

ششم......﴾لفظ یتیم کے اطلاق پر شفا شریف کی شہادت پیش فرمائی۔

ہفتم......﴾امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لفظ یتیم اور ختن حیدر کے اطلاق پر فقہائے اندلس کے فتویٰ کا ذکر فرمایا کہ :

''ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور (معاذ اللہ) یتیم اور خسر حیدر کہا۔''

ہشتم......﴾علامہ علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریح کہ :

''اس کی تکفیر اور قتل کیلئے مذکور امور میں ہر ایک ہی کافی ہے۔''

نہم......﴾اس کا حاصل یہ ہے کہ مذکورہ امور میں ہر ایک امر اس کی تکفیر اور قتل کیلئے کافی ہے۔

دھم......﴾امام ابوالحسن قابسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابوطالب کا یتیم اور اونٹوں والا کہے کیونکہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین ہے۔

یازدھم......﴾شرح علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے کہ :

''دو چیزوں یعنی اونٹوں والا اور ابوطالب کا یتیم کو شاید سوال میں جمع کرنیکی وجہ سے اکھٹا کردیا ورنہ ان دونوں میں سے ایک کا بھی قائل کافر ہے۔''

انتباہ...... عرف عام میں یتیم کی نسبت خسر کہنا زیادہ معیوب اور موجب توہین ہے' کیونکہ لفظ یتیم بطور گالی استعمال نہیں ہوتا برخلاف خسر کے کہ وہ بطور گالی بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

غور طلب یہ امر ہے کہ جب اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لفظ یتیم کے اطلاق پر تکفیر اور قتل کا حکم جاری فرمایا اور شفا شریف کی عبارت کو سند بنایا' پس لفظ خسر کا اطلاق' لفظ یتیم کی نسبت سخت توہین اور گستاخی کا موجب ہے اور کیوں نہ ہو کہ جناب صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی لفظ سسر کے استعمال کو گالی دینا ہی ارشاد فرماتے ہیں' فتاویٰ امجدیہ چہارم میں علماء کرام کی نسبت یہ لفظ استعمال کرنیکی بنا پر تکفیر فرمائی' غور طلب یہ امر ہے کہ جب علماء کرام کی نسبت سے یہ مذموم لفظ استعمال کرنا باعث کفر ہے تو اس لفظ مذموم کا اطلاق حضور اکرم سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے استعمال کرنا سخت ترین توہین اور گستاخی کا موجب نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ علمائے معتمدین فرماتے ہیں کہ :

''جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

ابلیس کی عداوت

قرآن کریم میں ہے کہ :

إِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلَائِکَةِ إِنِّیْ خَالِقٌ بَشَراً مِن طِیْنٍ☆فَإِذَا سَوَّیْتُهُ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِن رُّوحِیْ فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِیْنَ

''جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بناؤنگا پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں تو تم اس کیلئے سجدے میں گرنا۔''

فَسَجَدَ الْمَلَائِکَةُ کُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ☆إِلَّا إِبْلِیْسَ اسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ☆قَالَ یَا إِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ أَسْتَکْبَرْتَ أَمْ کُنتَ مِنَ الْعَالِیْنَ☆قَالَ أَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِیْنٍ☆قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّکَ رَجِیْمٌ☆وَإِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ إِلَى یَوْمِ الدِّیْنِ (ص : 71,78)

''تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا ایک ایک نے کوئی باقی نہ رہا مگر ابلیس نے، اس نے غرور کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں، فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اس کیلئے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا، تجھے غرور آ گیا یا تو تھا ہی مغروروں میں، بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا، فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو راندھا گیا (مردود ہے) اور بیشک تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔''

عزیزانِ ملت! تامل فرمایئے کہ اس ارشاد تبارک وتعالیٰ میں مسلمانوں کیلئے کتنے واضح اشارے ہیں۔

نمبر1......❁وہ تھا ہی کافروں میں جیسا کہ فرمایا و کان من الکفرین علم رب العلمین میں وہ پہلے ہی سے کافر تھا مگر ظاہر نہ فرمایا گیا۔

نمبر2......❁ابلیس کی نافرمانی ظاہر ہو چکی تھی۔

نمبر3......❁اس کے باوجود اس سے دریافت کیا جا رہا ہے، تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟

نمبر4......❁ ابلیس نے کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں، اس سے اس کا تکبر بھی ظاہر ہے۔

نمبر5......❁جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز کلمات بکے تو پھر اس کو مردود بنا کر جنت سے نکالا گیا۔

نمبر6......❁اللہ عزوجل علیم وخبیر، اس کا علم ہر شے کو محیط اور ابلیس کے سینے پر از کینے سے واقف ہونے کے باوجود اس پر کوئی حکم جاری نہ فرمایا حتیٰ کہ اس کے سینے سے کینہ ظاہر ہوا تو مردود بنا کر نکالا۔

نمبر7......❁جس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جب گستاخی ظاہر ہوئی تو حکم لگایا گیا، نیت پر حکم نہیں لگایا جاتا کہ ابلیس کی نیت میں پہلے ہی سے گستاخی اور تکبر موجود تھا۔

پھر ابلیس کی عداوت بیان کی جاتی ہے :

قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ☆إِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ☆ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ☆ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنکَ وَمِمَّن تَبِعَکَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ (ص : 82,85)

''بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں' فرمایا تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بیشک میں ضرور جہنم بھردوں گا تجھ سے اوران میں سے جتنے تیری پیروی کریں گے سب سے۔''

نمبر8...... ابلیس' اللہ جل مجدہ کی عزت کی قسم کھا کر بڑے زعم میں کہتا ہے کہ میں ان سب کو گمراہ کردوں گا۔

نمبر9...... پھر خائف زدہ ہو کر اقرار کرتا ہے' جو تیرے چنے ہوئے بندے مومنین مخلصین ان پر میرا زور نہ چلے گا۔

نمبر10...... معلوم ہوا کہ شیطان مومنین کا بہت سخت دشمن ہے اس کو مسلمانوں ہی سے عداوت ہے۔

نمبر11...... شیطان جانتا تھا کہ مومنین مخلصین پر اس کا زور نہ چلے گا چنانچہ بصد معذوری اقرار کرتا ہے :

إِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ

'' مگر جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں وہ مامون ہیں۔''

نمبر12...... اس کے اقرار سے یہ ثابت ہوگیا کہ اللہ کے وہ بندے جو مومنین مخلصین ہیں جن کو اللہ عزوجل نے چن لیا ہے وہ ابلیس کے مکروکید سے محفوظ رہیں گے۔

ابلیس کا حالیہ اور جدید شاھکار

ابلیس نے موجودہ دور پر ایک گہری نگاہ ڈالی اور بیدینی اور گمراہی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔اوراپنے چیلوں کو یہ تاکید کی کہ اس دور میں جو گمراہ اور بے دین ہو چکے اور جو ان کے ساتھی بیدین ہو رہے ہیں ان لوگوں کی ہم کو فکر نہیں بلکہ وہ سارے ہمارے مؤیداور وفادار فرمانبردار غلام ہیں اور ہمارے حمایتی بے دام ہیں۔مگر ایک گروہ بہت سخت ہے جو اپنے دین پر سختی سے قائم ہے' اس کو گمراہ اور بے دین بنانے کیلئے اسی گروہ کے افراد تلاش کئے جائیں تاکہ ان کو اپنا آلہ کار بنائیں اوران کی وساطت سے ان مسلمانوں کو گمراہ بنائیں۔ دیکھو شیاطین جنوں میں تو ہیں مگر انسانوں میں بھی شیطان ہیں جو دوسرے انسانوں کو گمراہ کرنے کیلئے تم سے پیچھے نہ رہیں گے بلکہ تم پر سبقت لے جائیں گے۔تم تو دلوں میں وسواس پیدا کر کے گمراہ کرتے ہو مگر وہ انسان جو ہمارے چیلے بن جاتے ہیں مسلمانوں کو بالجبر گمراہ اور بیدین بناتے ہیں دیکھو قرآن کریم میں مذکور ہے :

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ☆مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ

''وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے وہ جن اورآدمی ہیں۔''

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ گمراہ کرنے والے شیطان جن اور آدمی دونوں ہیں چنانچہ کسی ایسے آدمی کو تلاش کرو اوراس کو اپنا ہمراز بناؤ

اوراسلحہ کذب وفریب اورکیدافترا اسے مسلح کرکے آدمیوں کی گمراہی پرمتعین کردو۔وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کو ملاکر ایک گمراہ ٹولہ بنالے گا اور ان کو مسلمانوں کی متاع دین وایمان کا رہزن ٹھہرائیگا اوران کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ اور بیدین بنادیگا مگر وہ مطلقاً جاہل نہ ہو بلکہ بزعم خویش مدعی علم ودانشور ہو اوراپنی فکر جدیداورکید بعید کا ماہر ہو چنانچہ تلاش بسیار کے بعد پروفیسر ریاض نامی پر چھاپا مارااوراس غریب کے دین وایمان پردن دہاڑے ڈاکہ ڈالا' اوراس کی متاع ایمان کو برباد کردیا' مزید براں! متعدد مفتیوں اور مولویوں کو اسکا ممدومعاون بنا کر حضوراکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا ایک کوہ پیکر بنا کر مسلمانوں پرمسلط کردیا۔

عزیزو! ایک رفیق کے بچھڑنے کا کیا قلق ہوگا ،وہ ریاض احمد بدایونی ایک نیک صالح مسلمان ہونے کے ساتھ مسلمانوں کو خیرخواہ اور گمراہی اور بیدینی سے بچانے والا ،اپنی تقاریر میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کافریضہ انجام دینے والا تھا اورفقیر محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ کی ایک قوت کا مظاہر اورساتھی ،اس کی جدائی فقیر پر کیسی شاق ہوگی؟

حضوراکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نہایت ادب واحترام کرنے والا جس کی ایک مثال یہ ہے کہ جب انہوں نے اپنی ایک تقریر کی روانی میں غیرارادی طور پر معاذ اللہ ''داماد رسول'' کہہ دیا پھر کچھ دن کے بعد حافظ ضیاء المصطفیٰ نے ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تو کہا :

''میں نے ایسا نہیں کہا،آپ کے سننے میں فرق آیا ہوگا۔''

تو حافظ ضیا المصطفیٰ نے ان کی تقریر کی کیسٹ ان سنادی تو فوراًبلاتامل سب کے سامنے توبہ کرلی ،جس کے جذبۂ ایمان کی یہ کیفیت ہو اس کی جدائی کا مسلمانوں کو کیسا اورکتنا غم ہوگا۔آج بھی ہماری اور دعا ہے کہ مولیٰ عزوجل رجوع الی اللہ اور توبہ کی توفیق عطا فرمائے ،بنا بریں! عالم علالت میں میری تحریران لوگوں کی خیرخواہی پر مبنی ہے،اللہ عزوجل ہدایت دے۔

تقریر کے ابتدائی کلمات

پروفیسر ریاض نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ :

''ازواج مطہرات جو عمل کریں گی عمل کا ثواب ڈبل ملے گا جتنا ثواب شیر خدا (معاذ اللہ) دامادِ مصطفیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس نیکی پر ملے گا ازواج مطہرات کو ڈبل ملے گا............ملخصاً۔''

ضیاء المصطفیٰ جو علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری کے پوتے ہیں وہ اس جلسہ میں موجود تھے' تقریر ھٰذا کے چندروز بعد پروفیسر ریاض سے ضیاء المصطفیٰ کی ملاقات ہوئی تو ضیاء المصطفیٰ نے ان کی گرفت کی کہ یہ کلمات کریہہ (معاذ اللہ) داماد مصطفی آپ نے تقریر میں کہے تو پروفیسر ریاض نے انکار کردیا کہ میں نے ایسا نہیں کہا' جس پر ضیاء المصطفیٰ نے ان کا کیسٹ جو ان کے پاس تقریر والا تھا' وہ ان کو سنایا تو پروفیسر ریاض نے ضیاء المصطفیٰ کے سامنے توبہ کی مگر پھر بھی شیطان نے پیچھا نہ چھوڑا اور ایک مفتی منظور احمد فیضی کے پاس لے گیا اوران سے استفسار کیا اورلکھا :

''قابل صد احترام محترم المقام علامہ منظور احمد فیضی صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے ایک سوال کا جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔ زید نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو داماد مصطفیٰ کہا تو ایک پیر صاحب نے کہا یہ کفر ہو گیا تجدید ایمان اور تجدید بیعت کی ضرورت ہے اور تجدید نکاح کی بھی۔

فقط آپکا خادم وسیم قادری رضوی عفی عنہ۔''

الجواب ۔ حامداو مصلیا وسلما' حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم یقیناً (معاذ اللہ) داماد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ زید کا قول برحق ہے صحیح ہے' پیر صاحب کا قول بالکل غلط اور باطل ہے' حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو کافر کہے اگر وہ شخص کافر ہے تو فتوائے کفر اسکی طرف جائیگا ورنہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جائیگا مسلم شریف ترمذی شریف'

رقمہ الفیضی بقلم 2002-7-8۔''

عزیزان ملت! ملاحظہ ہو فیضی صاحب کے فتویٰ کا حاصل ہے کہ زید جو داماد کہتا ہے وہ صحیح و برحق ہے اور جو اس قول مذموم کو کفر کہتا ہے اس کا کفر کہنا غلط اور باطل ہے تو جس نے داماد کہا حق کہا وہ سچا مسلمان ہے۔ اور جو اس کو کفر کہتا ہے وہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔

استدراک ...... داماد جس کی جانب بھی منسوب ہوگا وہ اس کا خسر ضرور ہوگا جس کا حاصل یہ ہے کہ داماد و خسر لازم و ملزوم ہیں اگر کسی کا خسر نہیں تو وہ اس کا داماد بھی نہیں۔ اب آیئے تامل فرمایئے کہ اس لفظ کریہہ کو کفر اور قائل کو کافر کس نے فرمایا۔

اول...... فقہائے اندلس نے اس پر تکفیر کی اور قتل کا حکم دیا۔

دوم...... امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شفا شریف میں اس کو ذکر فرمایا اور اس کو مسلّم رکھا۔

سوم...... شفا شریف کا مطالعہ فرمانے والے فقہا اور علماء نے اس کو قبول کیا اور مسلّم رکھا کسی نے اس میں کلام نہ فرمایا۔

چہارم...... اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اطلاق لفظ یتیم پر شفا شریف کی یہی عبارت نقل فرمائی جس میں یتیم اور ختن حیدر کہنے کی وجہ سے ابن حاتم طلیطلی کو قتل کیا گیا۔

پنجم...... حضرت مولیٰنا سید دیدار علی صاحب الوری نے بھی اس کو مسلّم رکھا۔

ششم...... یہاں تک کہ نو سو سال کے ائمہ اور فقہاء کا یہی مسلک رہا کسی نے اس میں کلام نہ کیا۔

ہفتم...... حضرت علامہ مولیٰنا عبدالمنان صاحب نے فتاویٰ رضویہ شریف کی فہرست میں یہ عنوان دیا کہ :

''ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا تھا۔''

ہشتم...... حضرت صدر شریعہ امجد علی صاحب نے تو علماء کی نسبت سسرے کہنے کو کفر اور قائل کو کافر فرمایا اور اس لفظ کو گالی دینا فرمایا۔

غور و تامل کیجئے کہ تقریباً نو سو سال سے زائد عرصہ گذر گیا کہ ائمہ دین فقہائے صالحین و علمائے راسخین اور عامۃ المسلمین جو مسئلہ پر متفق رہے ان کی تعداد لاکھوں سے سوا ہے' سب نے لفظ سسر اور داماد کو کفر کہا قائل کو کافر جانا اور اس میں کسی معتمد علمائے دین یا کسی امام و فقیہہ نے اس پر نہ تو اعتراض کیا نہ اس میں کلام کیا سب اس پر متفق رہے اب یہ فیضی صاحب فرماتے ہیں کہ پیر صاحب جو کہ اس لفظ کو کفر کہتے ہیں ان کا

قول باطل مسلمان کو کافر کہنے والا ....! ے

کچھ نہ صیاد کا شکوہ نہ گلچیں کا گلہ

اپنے ہاتھوں سے جلایا ہے نشیمن اپنا

مسلمانو! فتویٰ مذکورہ بالا کے بعد پروفیسر ریاض اور اس کے لڑکے کی گستاخیاں شباب پر آ گئیں، حضور اکرم سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں اعلانیہ توہین کرتے اور خسر و داماد کہنا جائز بتاتے، خدا جانے کتنے مسلمانوں کو گمراہ بیدین کر دیا۔

حالانکہ اس سے قبل خدا جانے کہ کونسی تاریخ و ماہ تھا تراب الحق صاحب نے بالواسطہ زمان علی جعفری کہ فقیر کو اپنی آمد کی اطلاع دی اور وقت موعود پر چند اشخاص کے ہمراہ تشریف لائے اور مسئلہ سسر و داماد پر گفتگو فرمائی فقیر نے فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم میں وہ فتویٰ جو پیچھے مذکور ہوا بیان کیا اور عبارت حضرت امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استدلال کیا تو تراب الحق صاحب مطمئن ہو گئے اور پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے اس امر کی شہادت لی کہ پروفیسر ریاض اور اس کا بیٹا اس گستاخی کو روا رکھتا اور خسر و داماد کہنا جائز کہتے ہیں، جس پر اس کے امیر جماعت اہلسنت ہونے پر اعتراض ہوا تو فرمایا کہ میرے اختیار میں ہوتا تو ابھی اس کے نام پر لائن کھینچ دیتا، پروفیسر ریاض نے جو ذخیرہ کذب و افترا اور کید فریب اپنے استاد ابلیس سے پایا تھا اس پر ناز کرتا ہوا دارالعلوم امجدیہ کے مفتیوں کو اپنا ہمنوا اور حمایتی بنایا اور پھر انوار قادریہ کے مولویوں کو بھی فریب دیکر ملایا۔ تراب الحق نے باوجود طمانیت قلب کے کہ فقیر کی گفتگو پر اطمینان کا اظہار کیا مگر اس کے بعد دارالعلوم امجدیہ میں پروفیسر ریاض کی معیت میں مفتیوں اور مولویوں کا بورڈ قائم فرمایا، وہ بورڈ اس مسئلہ پر خدا جانے کتنی مدت تک تحقیق و تنقیح کرتا رہا، ابلیس نے تو اللہ حی و قیوم کے حضور قسم کھائی تھی :

قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ

''بولا تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا۔''

چنانچہ ابلیس نے مولویوں کے بورڈ کے ذہنوں میں یہ امر متمکن کر دیا کہ پروفیسر ریاض عزازیل کا لاڈلا ہے، اس کی پاسداری اور حمایت کا جس نے بھی فریضہ ادا کر دیا گویا اس نے ابلیس کو راضی کر لیا اگر ابلیس راضی ہو جائیگا تو گمراہی اور گمراہ گری کے داؤں پیچ سکھا دیگا چنانچہ پروفیسر ریاض کی حمایت پر یہ بورڈ علماء دارالعلوم امجدیہ اور انوار قادریہ والے سب راضی ہو گئے ابلیس نے تو یہ کہا تھا کہ انا خیر منه ان کا مفتی متکبر کہتا ہے کہ میرے فتوے کی کوئی تردید نہیں کر سکتا گویا حاصل کلام یہ کہ انا خیر منھم ابلیس سے بھی سبقت لے گیا پھر یہ بورڈ علماء آمادۂ بر سر پیکار ہوا اور فقیر کو حکم دیا جاتا رہا کہ سید یوسف صاحب کے گھر آ جائیں، الطاف فرماتے ہیں ہمارے گھر آ جائیں فقیر علیل و ضعیف تنہا ادھر سے ابلیس کا نو ساختہ لشکر، فقیر نے کہیں بھی جانیکا نہ ارادہ کیا اور نہ گیا، بالآخر یہ عسکری قوت ابلیس کا تربیت یافتہ تلبیسی اسلحہ یعنی کذب و افترا و کید فریب سے مسلح ہو کر 21 ستمبر 2002ء کو فقیر پر حملہ آور ہوا اور ضخیم کتابوں کا گٹھا ساتھ لایا اور بساط مناظرہ پھیلایا حالانکہ اسوقت فقیر سخت علیل اور بلڈ پریشر ہائی، لب و دہان سب خشک بات کرنا دشوار مگر ان میں سے کسی کو ترس نہ آیا، ان کے اذہان میں تو عزازیل علیہ اللعنۃ کا گماشتہ اور تکبر

گشت کرر ہا تھا کہ ہم لوگ مولوی فاضل اور مفتی کامل ہیں یہ نادار ناسمجھا ورناداں ہم لوگوں کے سامنے کیا حیثیت رکھتا ہے، ساتھ لائی ہوئی کتب کی ورق گردانی کرنا' عبارات سنانے کے باوجود کوئی دلیل وثبوت خسرو داماد کی نسبت پر پیش نہ کرسکا' لاچار ہوکر ابلیس کا آموختہ سبق دہرایا کہ قسم کھائے بیٹھے ہیں کہ ضرور ہم اس کو گمراہ کردیں گے' بہار شریعت حصہ دوم سے ایک جعلی عبارات کو اپنی ڈھال بنایا اور صدر شریعہ حضرت مولٰینا امجد علی صاحب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اسم پاک کو خنجر بنا کر وار کیا اور کہا یہ بہار شریعت حصہ دوم ص؛ 4,5 پر صدر شریعہ کی عربی اردو عبارت ہے۔فقیر نے صدر شریعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا نام سن کر خاموشی اختیار کی کہ صدر شریعہ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر اعلٰیحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ اعتماد فرماتے ہیں' اس عبارت بہار شریعت مذکورہ کو قبول کیا' ان لوگوں نے ایک تحریر لکھی فقیر نے اس پر دستخط بھی کردیئے' اس ٹولے کی روانگی کے بعد فقیر نے جب کچھ طبیعت ٹھیک ہوئی تو بہار شریعت کی عبارت جو عربی اردو کے ساتھ دکھائی تھی' مکرر دیکھنے کیلئے بہار شریعت مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور کو دیکھا جو کہ تقریباً پچاس سال پہلے کا مطبوعہ تھا' اس میں وہ عبارت جو عربی کے ساتھ اردو تھی اس کا قطعاً کوئی وجود نہ تھا' اس کے علاوہ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ 40 اردو بازار لاہور وغیرہ کئی مکتبوں کی مطبوعہ بہار شریعت کی شرف زیارت کے باوجود عربی کے ساتھ اردو کی کوئی عبارت حضرت علام صدر شریعہ کی عالمِ وجود میں آئی ہی نہ تھی۔

یہ واقعہ فاجعہ ابلیس کی تلبیس کا عین مرقع ہے کہ یہ لوگ مفتی اور مولوی کے لباس میں آئے' فقیر نے بفحوائے آیت إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ کی بشارت جلیلہ نگاہوں کے سامنے تھی' حسب الاستطاعت ادب واحترام وعزت واکرام سے خیر مقدم کیا' فقیر کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ یہ لوگ اپنا رنگ بدل چکے ہیں اور ابلیس کی سربراہی میں مسلمانوں کو گمراہ کرنیکا عزم بالجزم کرکے پہلے ہی نشانے پر شاہ تراب الحق کو دام بندۂ بیدام کرچکے تھے۔سخت حیرت کی بات تو یہ ہے کہ جس عظیم المرتبت ہستی کے نام پر دارالعلوم چلا رہے ہیں اور ان کے نام مبارک کے حجاب میں دنیا کما رہے ہیں اور دنیا ہی کھا رہے ہیں' انہیں پر یہ عظیم بہتان لگا رہے ہیں کہ عربی کیساتھ اردو کی عبارت صدر شریعہ علیہ الرحمہ کی ہے (معاذ اللہ) اور اس خبیث مفہوم کی نسبت ان کی جانب کرتے ہوئے کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے کہ اللہ واحد قہار کا خوف نہ انجام آخرت کی پرواہ' یہی تو کید شیطانی ہے اور اس کید وفریب سے خدا جانے کس قدر مسلمانوں کا خون کیا اور ایمان کو لوٹ لیا۔البتہ وہی کر دکھایا جو شیطان نے کہا تھا کہ قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ کا پورا اہتمام تھا۔ابلیس تو پہلے ہی کہہ چکا تھا :

وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ ☆ إِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ☆ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ☆ إِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَکَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغَاوِيْنَ (الحجر: 39,42)

''اور ضرور میں ان سب کو بے راہ کرونگا مگر جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں (اللہ عزوجل نے) فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے بے شک میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوا ان گمراہوں کے جو ترا ساتھ دیں۔''

چنانچہ اللہ حفیظ ونصیر نے ہم لوگوں کو ابلیس کے فریب سے محفوظ ومامون رکھا۔یہ اللہ عزیز ومنان کا احسان بے پایاں ہے کہ اس نے اپنے چنے ہوئے بندوں کو ابلیس کے دام تزویر سے بچالیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن

تنبیہ ...... یاد رہے کہ جھوٹ بولنا، دھوکا دینا، معظمان دین پر عیب لگانا، جعلی عبارت کو ان کے نام سے منسوب کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنا، یہ سب شیطان کے کام ہیں نہ کہ مسلمان کے چہ جائیکہ عالم دین ومفتی شرع متین۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

تحریری دستاویز

جوحملہ کے دوران تحریر کیا گیا وہ یہ ہے۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم . الحمد اولیہ و الصلاۃ و السلام علیٰ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آج مورخہ ۱۳؍رجب المرجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۱؍ستمبر ۲۰۰۲ء کو حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب قادری مدظلہ العالی کے دولت کدہ پر دارالعلوم امجدیہ کے ناظم تعلیم وجماعت اہلسنت کے صدر وسرپرست حضرت علامہ مولانا شاہ تراب الحق قادری اور دارالعلوم امجدیہ کے مفتی علامہ مفتی عبدالعزیز حنفی اور مولانا عطاء المصطفیٰ اعظمی اور مولانا منیر احمد برکاتی تشریف لائے اور لفظ ختن وداماد مصطفیٰ اور خسر کے استعمال پر (یعنی یہ الفاظ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے استعمال کرنا) حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب سے گفت وشنید کے بعد یہ فیصلہ طے پایا کہ مذکورہ الفاظ کا استعمال بلاشبہ جائز ہے' کفر نہیں البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے۔ حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب نے یہ بات صدر شریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ حکیم ابوالعلی محمد امجد علی صاحب کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی واردو کے ساتھ ص ۴۴؛ ۵۔ ج: ۲ پر درج ہے۔ اس مجلس میں انوار قادریہ کے مہتمم جناب الطاف قادری اور ابوعمر محمد فیصل نقشبندی خطیب جامع مسجد زینب اور جناب مولوی اسلم رضوی بھی موجود تھے۔''

خط کشیدہ عبارت

''مفتی عبدالوہاب صاحب نے یہ بات صدر شریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ حکیم ابوالعلی محمد امجد علی صاحب کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی واردو کے ساتھ ص ۴۴؛ ۵۔ ج: ۲ پر درج ہے۔''

یہی وہ اردو عبارت جعلی ہے جو اس کتاب کے سوا کسی کتاب میں موجود نہیں' فقیر نے حضرت صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام مبارک کی تعظیم میں سر جھکایا' سکوت اختیار کیا اور ان گمراہ گروں نے اس عبارت کو دکھا کر گمراہ کرنے کی سعی تام کی مگر اللہ حنان منان نے دستگیری فرمائی' بہت جلد اس فریب کو بے نقاب کر دیا اور فقیر کو اس گمراہی سے محفوظ رکھا اور بقول اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ میں شامل فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ یہ میرے مولیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس کید صریح سے فقیر کو بچا لیا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

مسلمان کون ؟

حضرت صدر شریعہ مولٰینا امجد علی صاحب سے 7؍شوال 1341ھ کو واحد اللہ، ساکن محلّہ صوفی ٹولہ بریلی شریف نے سوال کیا کہ :

''جو فتویٰ کہ علماء دین نے بابت ناجائز ہونے نکاح نبی رضا کی لڑکی کے شائع فرمایا تھا وہ چسپاں کر دیا تھا اس کو مسمّیٰ منظور حسین نے پڑھ کر کہا کہ ''فتویٰ دینے والے سسرے بھی ایسے ہی ہیں'' وغیرہ وغیرہ علماء دین کی شان میں گستاخی کا لفظ سن کر تین شخص (......) نے اس کو زیادہ کہنے سے روکا لہٰذا جو شخص علمائے دین کی شان میں دشنام کا لفظ استعمال کریں، اس کی بابت شرع شریف کیا فتویٰ صادر فرماتی ہے......ملخصاً۔

الجواب...... ''عالم دین کی توہین کفر ہے اور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے......اگر صورت واقعہ یہی ہے کہ اس شخص نے فتویٰ کو اپنی خواہش کے خلاف پا کر مفتی کو گالی دی تو تجدید اسلام کرے اور بی بی رکھتا ہو تو اس کے ساتھ تجدید نکاح کرے......ملخصاً۔'' (فتاویٰ امجدیہ ج:4، 402)

سائل واحد اللہ لفظ سسرے کو عالم دین کی شان میں گستاخی اور دشنام (گالی) لکھتے ہیں، مزید برآں صدر شریعہ جواباً ارشاد فرماتے ہیں کہ

''عالم دین کی توہین کفر ہے اور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین......مفتی کو گالی دی تو تجدید اسلام کرے اور بی بی رکھتا ہو تو اس کے ساتھ تجدید نکاح کرے۔''

یہ صدر شریعہ بدر الطریقہ مولٰینا امجد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ ہے اور دار العلوم امجدیہ کے مفتی صاحبان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت (معاذ اللہ) خسر و داماد کہنے کو بلا شبہ جائز فرماتے اور کہتے ہیں کہ :

''کفر نہیں، البتہ استخفاف کی نیت سے کہنا کفر ہے......الخ کمامر۔''

ان ہر دو فتاویٰ کے مطالعہ سے حسب ذیل مسائل جنم لیتے ہیں :

نمبر 1......❀ دار العلوم امجدیہ کے مفتی صاحبان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) سسر و داماد کہنے کو بلا شبہ جائز بتاتے ہیں اور کہتے ہیں ''کفر نہیں ہے۔''

نمبر 2......❀ دار العلوم امجدیہ کے مفتی صاحبان کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے (معاذ اللہ) سسر و داماد کہنا بلا شبہ جائز ہے، کفر نہیں تو مفتی صاحبان کو سسرا اور سسرے کہنا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا؟

نمبر 3......❀ منظور حسین نے فتویٰ دینے والوں کو سسرے کہا تو مسلمانان بریلی نے اس لفظ کو گستاخی ٹھہرایا اور دشنام سے معنون کیا، دار العلوم امجدیہ کے مفتی صاحبان کے نزدیک یہ بہتان ہوگا؟

نمبر 4......❀ حضرت صدر شریعہ نے بھی لفظ سسرے کو گالی ہی فرمایا اور سخت درجہ کی توہین بتایا۔

نمبر5......﴿صدرشریعہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عالم دین کی توہین کفر ہےاور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے۔

نمبر6......﴿صدرشریعہ علیہ الرحمہ نے سسرے کہنے کی بنا پر منظور حسین کی تکفیر فرمائی اور تجدید اسلام ونکاح کا حکم دیا۔

نمبر7......﴿دارالعلوم امجدیہ کے مفتی صاحبان کے نزدیک کفر نہیں تو منظور حسین مسلمان ہی ثابت ہوا۔

نمبر8......﴿جو مسلمان کو کافر کہے اگر وہ کافر نہیں تو کافر کہنے والا کافر ہوگا۔

نمبر9......﴿دارالعلوم امجدیہ کے مفتی صاحبان حضرت صدرشریعہ علیہ الرحمہ پر کیا حکم لگاتے ہیں؟

نمبر10......﴿جب عالم دین کی شان میں لفظ سسر کہنا کفر ہے تو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کہنے والے کو کیا حکم دیا جائیگا؟

نمبر11......﴿اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت صدرشریعہ مسلمان ہیں یا مفتی صاحبان امجدیہ؟

نمبر12......﴿حکم فتویٰ متضاد۔ دونوں مسلمان ہو نہیں سکتے' ایک ضرور کافر ہوگا' ہمارے نزدیک صدرشریعہ علیہ الرحمہ یقیناً اعلیٰ درجہ کے مومن اور مفتی شرع متین ہیں' ان کے خلاف جس نے بکواس کی وہی لوگ کافر اور مرتد ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ منظور حسین نے غصہ کی حالت میں توہین کی نیت سے سسرے کہا جس کی بنا پر اس کی تکفیر کی گئی' اگر یہی تاویل صحیح اور قابل اعتبار ہے تو :

نمبر13......﴿ہم یہ دریافت کرنے میں حق بجانب ہیں کہ اگر واقعی توہین نیت کی بنا پر تکفیر کی گئی تو لفظ سسرے کو دشنام اور گالی دینا کیوں ٹھہرایا گیا۔

نمبر14......﴿معلوم ہوا کہ لفظ سسر اور داماد نہایت کریہہ اور سخت مذموم ہیں علاوہ ازیں فرق ملاحظہ ہو کہ مفتی عالم دین اور کہاں سید المرسلین اور محبوب رب العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نمبر15......﴿اگر نیت ہی پر مدار کفر واسلام ہے تو ہر گستاخ طاغی بیباک باغی جو بھی چاہے کہہ جائے اور جس طرح چاہے گالی دے جائے اگر کوئی مسلمان اس کو تنبیہ کرے اور حکم شریعت لگائے وہ تو یہی کہہ دے گا کہ میری نیت توہین کی نہ تھی' امجدیہ کے مفتی بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر استخفاف کی نیت پائی گئی تو حکم کفر دیا جائے گا۔

نمبر16......﴿اے سننے والے کیا تجھے معلوم نہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نہایت ادب واحترام سے عرض کرتے

راعنا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے حال کی رعایت فرمائیں۔''

یہود بے بہبود لفظ راعنا کو بگاڑ کر کہتے جس کے معنی میں توہین تھی' انہوں نے توہین کی نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد

بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے' آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا' اے دشمنان خدا! تم پر اللہ کی لعنت اگر میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی۔

وہ آیت کریمہ یہ ہے :

یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لاَ تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلکَافِرِیْنَ عَذَابٌ أَلِیْمٌ (البقرۃ:۱۰۴)

''اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

نمبر 17......﴾ راعنا تو یہود بے بہبود توہین کی نیت سے کہتے تھے' مومنین کو راعنا کہنے سے کیوں منع فرمایا گیا۔

نمبر 18......﴾ کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نیت میں معاذ اللہ کوئی استخفاف تھا؟ ہرگز نہیں۔

نمبر 19......﴾ یا لفظ راعنا میں کوئی مفہوم گستاخی کا تھا؟ ہرگز نہیں۔

نمبر 20......﴾ یہود بے بہبود کو تو منع نہ کیا گیا' مومنین کو ہی منع فرمایا گیا کیونکہ کہ اس کلمہ میں ایک تشبیہ تھی' کلمہ کو معمولی طور پر بگاڑ کر کہنے سے گستاخی کا مفہوم بنتا تھا۔

نمبر 21......﴾ اللہ علیم و خبیر ہے' اس نے پہلے ہی سے کیوں نہ ممانعت فرمادی کہ اس سے کوئی شے پوشیدہ نہیں۔

نمبر 22......﴾ جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ان کی گستاخی ظاہر ہوئی تو ممانعت فرمائی گئی۔

نمبر 23......﴾ معلوم ہوا کہ نیت پر حکم فتویٰ جاری نہیں ہوتا تاوقتیکہ توہین واضح نہ ہو جائے۔

نمبر 24......﴾ للکفرین سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے۔

نمبر 25......﴾ اس سے ظاہر ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم اور ان کی جناب میں کلمات ادب و احترام کے فرض ہیں' جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔

نمبر 26......﴾ کلمہ راعنا میں زبان کے اختلاف کی بنا پر ایک تشبیہ توہین کیلئے موجود تھی چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو کلمہ راعنا کہنے کی ممانعت فرمائی اور اس کا ہم معنی ایک کلمہ انظرنا کہنے کی ہدایت فرمائی گئی۔

نمبر 27......﴾ اس حکم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کبھی لفظ راعنا استعمال نہ فرمایا۔

نمبر 28......﴾ غور تامل فرمایئے کہ جس بارگاہ عظمت پناہ کی بلندی اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا اس کی جناب میں معاذ اللہ سسر و داماد کہنا کفر کیوں نہ ہوگا۔

نمبر 29......﴾ کوئی کہتا ہے کہ ہم سسر و داماد کا وظیفہ نہیں پڑھتے' یہ عذر قطعاً نامعقول ہے۔

نمبر 30...... ﴾ لفظ خسرو داماد کا وظیفہ نہیں پڑھتے مگر آزادگان دین کو توہین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو جری اور بے باک کر دیا اور کتنوں کو گمراہ بیدین۔

نمبر 31...... ﴾ گستاخوں اور بیباکوں کے ہاتھ میں ایک زبردست ہتھیار دے دیا کہ جب بھی چاہیں جس طرح چاہیں سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اپنی ہوس کا نشانہ بنائیں اگر کوئی غیرت مند مومن اس کے آڑے آئے تو جھٹ کہہ دیں گے کہ میری نیت میں نہ تو کوئی استخفاف تھا اور نہ اہانت' دیکھو امجدیہ کا فتویٰ۔ نیت کی اہانت پر فتویٰ لگے گا ہماری نیت میں استخفاف اور اہانت تو پہلے ثابت کرو پھر بعد میں کلام کرو۔

فریاد یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیک وسلم

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

حیرت و افسوس

نہایت تعجب اور سخت افسوس ہے تراب الحق صاحب کے حال پر کہ ظالموں نے ان کو محبت جتا جتا کے لوٹ لیا خدا جانے کونسی عداوت تھی جس کی بنا پر یہ انتقام لیا گیا ؎

جام ایسا پلا دیا ظالم
دل سے سب کچھ بھلا دیا ظالم

اللہ اپنی پناہ میں رکھے اور کید شیاطین سے بچائے' اپنی راہ میں ثابت قدم رکھے' دین پر استقامت عطا فرمائے' ہر مسلمان کے ایمان کو سلامت رکھے اور دین حق پر چلائے۔

اے للعجب! جب ایسے دانشمند حضرات جنھوں نے اپنی دانشمندی سے ایک عالَم کو مسحور کر رکھا ہو وہ کید شیطان سے نہ بچ سکے تو دوسروں کی حفاظت اللہ تعالیٰ ہی فرمائے اور ہر گمراہی سے بچائے' دیکھو یہی تو وہ تراب الحق ہیں جو ایک عالَم کو وعظ فرماتے ردو ہابیہ دیابنہ کرتے ان کے خاص دوستوں نے ان کے ساتھ کیسا دھوکا کیا اور فریب دیا حالانکہ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے :

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ (الانعام : 116)

''اور اے سننے والے زمیں میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں۔'' (کنزالایمان)

اللہ علیم وحلیم نصیحت فرماتا ہے کہ اے سننے والے زمیں میں اکثر وہ ہیں کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں' اس کے

باوجود بھی تراب الحق صاحب وہ نوساختہ گروہ جس کو ابلیس کے چیلے نے شیشہ میں اتارا اور غلام بیدام بنایا اور جو بھی چاہا اس سے اپنا منصبی کام نکلوایا تراب الحق اس کا شکار ہوئے' صدارت اور امارت شہرت کا جذبہ تو پہلے ہی سے سینہ میں جوش مار رہا تھا اب مفتیوں اور مولویوں کی صدارت اور امارت کا منصب تھا' بخوشی مقبول و منظور فرمایا یہ بھی نہ دیکھا کہ اس سے قبل ضابطہ اخلاق کی وساطت سے ایک عظیم چوٹ کھائی جبکہ فرحان رضا صاحب قادری نے ایک استفتاء کے جواب میں فتویٰ لیا وہ استفتاء یہ ہے :

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر اور ایسے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہیئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر واشاعت کا اہتمام کیا جائے ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں آیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز قرآن وحدیث اور اکابرین اہلسنت بالخصوص امام اہل سنت سیدی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں جلد جواب عطا فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔سائل فرحان رضا قادری، میر پور خاص''

دارالعلوم امجدیہ سے اس مسئلہ پر فتویٰ جاری ہوا جس میں اولاً فرق باطلہ کے عقائد کو بیان کیا گیا پھر حکم فرمایا کہ :

''دیوبندیوں ووہابیوں کو گستاخ رسول کہا جاتا ہے اور ان کی ان گستاخیوں کے باعث اس وقت کے علمائے حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور ان کی تائید کرنیوالوں اور ان کو صحیح ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لہٰذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اگر ان کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب وعجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر (یعنی جو اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے) لہٰذا مذکورہ بالا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح ماننے والا امام جو اوپر لکھے گئے خواہ وہ کسی مصلے پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی......الخ
عطاء المصطفیٰ اعظمی دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ ۳/ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ ۲۶/جون ۲۰۰۱ء۔''

ضابطۂ اخلاق

ضابطۂ اخلاق

1- ہم ملک میں مذہب کے نام پر دہشت گردی اور قتل و غارت گری کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں اور اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور اس سے اظہار لاتعلقی کرنے پر متفق ہیں۔

2- کسی بھی اسلامی فرقے کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔

3- عقائد کا اختلاف تمام مکاتب فکر میں موجود ہے تاہم ہر عالم و خطیب اپنے خطاب میں مثبت رویہ اختیار کرے گا تاکہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا نہ ہو اور کسی بھی مکتب فکر کے خلاف اشتعال انگیزی نہیں کرے گا۔

	نام	دستخط
۱-	مولانا نعیم اللہ خان	4570333
۲-	مولانا نظام الدین شامزئی	4518714 Mob. [illegible]-7246019
۳-	مولانا شاہ تراب الحق قادری	4935669
۴-	مولانا قاری حنیف طیب	4558498
۵-	علامہ عباس کمیلی	9210354
۶-	علامہ حسن ظفر نقوی	4577992 0300-2598/0
۷-	مولانا عبدالرحمن سلفی	2132678
۸-	پروفیسر حافظ محمد سلفی	4293313 0320-4022310

ضابطۂ اخلاق پر امجدیہ کا فتویٰ

الاستفتاء

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی یہ لکھ کر دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور ان کے افراد کو واجب القتل قرار دینا، تکفیر اسلامی، قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن میں تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یک جہتی کا عملی مظاہرہ کریں اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے

ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز؟ قرآن و حدیث اور اکابرین اہل سنت کی روشنی میں ... سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں جلد جواب فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں

سائل... فرحان رضا قادری
چشتیہ میرپور خاص سندھ

باسمہ تعالیٰ

الجواب ... حضور اقدس ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے ستفترق امتی ثلثا و سبعین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدۃ (ابو داؤد ص ۱۲۱ ج ۲)۔ یعنی یہ امت تہتر (۷۳) فرقے ہو جائے گی اور ایک فرقہ ناجی ہوگا باقی سارے جہنمی ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا من ہم یا رسول اللہ، یا رسول اللہ وہ ناجی فرقہ کون ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ما انا علیہ واصحابی یعنی وہ فرقہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی جو لوگ سنت کے پیرو ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہم اہل سنت و جماعت ہی ہیں جو حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کے فرمان و اعمال صحیحہ کے پیروکار ہیں بخلاف اہل سنت و جماعت کے جتنے فرقے ہیں سب اپنے باطل عقائد و نظریات کی وجہ سے کافر مرتد ہیں مثلاً روافض، جہمیہ کے عقائد باطلہ سب پر عیاں ہیں جن ... [illegible]

فرمایا۔ "سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ان مرضوا فلا تعودوہم و ان ماتوا فلا تصلوا علیہم وان لقیتم فلا تسلموا علیہم ولا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم ولا تصلوا معہم یعنی اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو اور اگر ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ کھانا پیو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو دوسرے مقام پر فرمایا ایاکم و ایاہم لا یضلونکم و لا یفتنونکم یعنی اپنے کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ انہیں وجوہات کی بنا پر دیوبندیوں، وہابیوں کو گستاخ رسول کہا جاتا ہے اور ان کی ان گستاخیوں کے باعث اس وقت کے علماء حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور ان کی تائید کرنے والوں اور ان کو صحیح ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ لہٰذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اگر ان کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب و عجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر لہٰذا مذکورہ بالا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح ماننے والا امام ہو اور کلمے گئے خواہ وہ کسی مصلے پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ایسا امام کسی بھی مسجد کا امام ہو خواہ وہ مسجد نبوی شریف ہو خواہ مکہ شریف میں مسجد الحرام شریف کا امام ہو خواہ وہ جامعہ ازہر شریف کا امام ہو یہیں کا کوئی امام ہو حکم شرع وہی رہے گا جو ہم نے بیان کیا اور ہم نے اوپر جو عقائد و نظریات بیان کیے ہیں وہ عقائد جس کسی کے ہوں یا جو ایسے عقائد رکھنے والوں کی حمایت و تائید کرے گا اس کے پیچھے بھی نماز نہ ہوگی خواہ وہ کسی جگہ کا امام ہو حکم شرع سب کے لئے ایک ہے خواہ وہ عجمی ہو یا عربی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عطاء المصطفیٰ اعظمی عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی
۳ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ ---- ۲۶ جون ۲۰۰۱ء

ضابطہ اخلاق کے ان سوالات کی تصدیق 28 دسمبر 2002ء کو تراب الحق اپنی تقریر میں بیان فرماتے ہیں :

''اب سنئے یہ ہے ضابطہ اخلاق کی کاپی اس کا جو سب سے بڑا اختلاف ہے جو اس میں ہے وہ یہ ہے دوسری شق ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اب اگر کوئی بجائے گلی میں شور مچانے کے مجھ سے پوچھے کہ بھئی کیا آپ سب کو مسلمان سمجھتے ہیں سب سے پہلے تو یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ مسلمانوں کا مسلمہ فرقہ ہے یہ حکومت کی نظر میں ہوگا ہماری نظر میں تو کوئی ہم مسلمان جانتے ہیں اسی طرح بوہری ایک فرقہ ہے مسلمانوں لیکن یہ مسلمہ اسلامی فرقہ نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ شیعہ جو قرآن مجید کو مکمل نہیں جانتے یا صحابہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں کیا وہ مسلمانوں کا مسلمہ اسلامی فرقہ ہے۔'' (تقریر لانڈھی 28 دسمبر 2002ء)

مسلمان پوچھتے ہیں کہ اگر حکومت ہر اس فرقہ کو جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اس کو مسلمہ اسلامی فرقہ سمجھتی ہے مگر آپ اس کو مسلمہ اسلامی فرقہ نہیں سمجھتے تو آپ کا یہ کہنا کہ :

''جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے۔''

تو کوئی فرقہ بھی اس کا اقرار نہیں کرتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتا ہے' پھر آپ کے نزدیک بوہری اور وہ شیعہ جو قرآن کریم کو مکمل نہیں جانتے' یہی مسلمہ اسلامی فرقے نہیں ہیں' باقی تمام فرق باطلہ جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں' آپ کے نزدیک وہ مسلمہ اسلامی فرقہ ہے مثلاً وہ شیعہ جو مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خدا مانتے ہیں اور نصیری کہلاتے ہیں ماسوا اس کے نیچری، خاکسار، احراری، چکڑالوی، خوجہ، آغا خانی، بہائی، بابی، دیوبندی، غیر مقلد تبلیغی، جماعت اسلامی، جماعت المسلمین، خارجی، معتزلی، قدریہ، جبریہ وغیرہم سب اسلامی فرقے ہیں ان کو کافر کہنا اور واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں' علاوہ ازیں یہ بھی واضح فرمائیں کہ مسلمانوں میں کتنے فرقے ہیں؟ جن کو آپ مسلمہ اسلامی فرقہ کہتے ہیں' حقیقت تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں بحمدہ تعالیٰ کوئی فرقہ ہے ہی نہیں' تمام مسلمانوں کے عقائد وہی ہیں جن کو ضروریات دین کہا جاتا ہے' کوئی ایسا مسلمان بتائیے کہ ضروریات دین کا انکار کرے اور فقہائے اسلام اس کو مسلمان کہیں۔ تراب الحق صاحب اپنی تقریر میں فرماتے ہیں :

''ہم اس امام کے ماننے والے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دربار میں کھڑے ہوئے ایک شخص نے حسد کے طور پر کہا ابوحنیفہ خدا سے ڈر خدا سے ڈرا امام ابوحنیفہ نے گردن نیچی کر لی چہرے کا رنگ سرخ ہوگیا آنسو نکلنے لگ گئے اور اس سے چہرہ اٹھا کر کے کہا میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں (چند مثالی کلمات کے بعد) مگر سخت غمگین ہو کر کہنے لگ گئے تمہارا شکریہ واقعی آدمی کو اپنے علم و عمل پر اگر گھمنڈ ہونے لگ جائے تو ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی اسے خوف خدا یاد دلائے۔ دیکھا آپ نے کس قدر اخلاص اگر کوئی مجھ پر کفر کا (حکم) لگاتا ہے تو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ بتائیے کیا اب تو مسلمان ہوں نا۔ اب کیا اختلاف ہے۔'' (تقریر لانڈھی 28 دسمبر 2002ء)

اس مضمون کا حاصل یہ ہے کہ تراب الحق صاحب فرما رہے ہیں کہ :

''ہم اس امام کے ماننے والے ہیں جن کو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا ہے،ہم بھی انہیں جیسا کام کر رہے ہیں بلکہ ان سے برتر، دیکھو ان کو ایک شخص نے حسد کے طور پر کہا کہ اے ابوحنیفہ خدا سے ڈر خدا سے ڈر امام ابوحنیفہ کے آنسو نکلنے لگ گئے اور منہ اٹھا کر اس سے کہا میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں، دیکھا آپ نے کس قدر اخلاص ہے اور مجھ میں ان سے بھی (معاذ اللہ) زیادہ، اگر کوئی مجھ کو کافر کہتا ہے تو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بتائیے کیا اب تو میں مسلمان ہوں نا، اب کیا اختلاف ہے۔''

آہ! یہ کیا تھا کیا ہوگیا، کس ظالم کی صحبت نے سب کچھ لوٹ لیا کہ اپنے دین وایمان کی بھی پرواہ نہ رہی اللہ عزوجل ہدایت دے۔ مجبوراً کہنا پڑتا ہے ؎

تم نے تو یہ کہا تھا اجالا کریں گے ہم
تم ہی نے تو چراغ گھروں کے بجھا دیئے

اس بیان سے حسب ذیل اسرار کا انکشاف ہوتا ہے فهو هٰذا :

نمبر......1﴾سیدی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ خدا سے ڈر خدا سے ڈر،یہ جملہ نہ تو قبیح ہے نہ کریہہ۔

نمبر......2﴾اللہ عزوجل سے ڈرنا علمائے کرام کی شان ہے؛ کما قال تعالیٰ :

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاء

''اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

نمبر......3﴾معلوم ہوا کہ یہ تلقین کرنا نہ تو مذموم ہے نہ معیوب۔

نمبر......4﴾یہ کہنا کہ اس نے حسد سے کہا کہ قلب کی پوشیدہ کیفیت ہے،اس کا ثبوت کیا؟

نمبر......5﴾اس تلقین سعید پر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

نمبر......6﴾یہ کہنا کہ مجھ کو کافر کہا تو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں، لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

نمبر......7﴾یہ جملہ تو عقلاً محال ہے کہ کوئی کافر کہے اور کسی کے سامنے کلمہ پڑھا جائے۔

نمبر......8﴾جس شخص کو کسی نے کافر کہا اگر وہ کافر نہیں تو کفر کہنے والے پر پلٹتا ہے۔

نمبر......9﴾کسی مسلمان کو کافر کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اسلام کو کفر کہتا ہے چنانچہ اسلام کو کفر کہنے والا یا سمجھنے والا خود کافر ہو گیا۔

نمبر......10﴾یہ تو تراب الحق صاحب کا اپنے کفر کا اقراری بیان ہے۔

نمبر......11﴾اگر واقعی کفر کیا تو ان لوگوں کے روبرو توبہ اور تجدید ایمان کرنا چاہیئے تھا جن کے سامنے کفر کیا اس کفر پر ہی توبہ کرنا کلمہ پڑھنا

لازم تھا۔

نمبر......12﴾ رہا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خود کو قیاس کرنا' بعید از عقل ہے۔

نمبر......13﴾ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منصور نے منصب قاضی القضا پیش کیا قبول نہ فرمایا حتیٰ کہ قید میں ڈالے گئے اور زہر دیکر شہید کیا گیا۔

نمبر......14﴾ آپکا تو حال یہ ہے کہ کوئی صدارت امارت ممبری وغیرہ ہو سب قبول۔

نمبر......15﴾ ضابطہ اخلاق کی ممبری قبول کرنا ہی دلیل واضح ہے۔

نمبر......16﴾ آپ کا کام تو حکومت کے آستانوں پر جبیں سائی کرنا ہے۔

نمبر......17﴾ امراء وزراء اور حکام کی خدمت میں حاضری دینا ہے ان کریہہ افعال سے سیدی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا نسبت۔

نمبر......18﴾ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برابری کرنا خود کو ان کی مثل سمجھنا شیطان کا کھلا فریب ہے۔

نمبر......19﴾ اس سے ظاہر کہ آپ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منصب کے خلاف ہیں۔

نمبر......20﴾ ایک قول مشہور ہے بئس الفقیر علیٰ باب الامیر آپکا کردار اس کے خلاف پھر ہمسری کا دعویٰ۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

نمبر......21﴾ بالفرض اگر کوئی کہے' اس مذکورہ مضمون میں تو ہمسری کا کوئی ثبوت نہیں ہے تو ہم بصد کمال ادب عرض کریں گے کہ جناب آپ ہمسری کی بات کرتے ہیں' اس مضمون میں تو برتری کا ثبوت موجود' امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو کسی نے یہی کہا تھا کہ

''خدا سے ڈر خدا سے ڈر۔''

تراب الحق صاحب کو تو کسی نے کافر کہا؛ اس پر وہ فرماتے ہیں کہ :

''تو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' بتایئے اب تو مسلمان ہوں......الخ۔''

یہ ہمسری ہی نہیں بلکہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر برتری ہے جس طرح خدا سے ڈر اور کافر کہنے میں فرق عظیم ہے اسی طرح قبول قول میں برتری کا ثبوت موجود۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے۔

کسے خبر تھی کہ ہمیں رہبر ہی لُوٹیں گے
بڑے خلوص سے ہم کارواں کے ساتھ رہے

ہماری یہ کاوش بحمد اللہ تعالیٰ کسی دشمنی اور عداوت کی بنا پر ہر گز نہیں بلکہ خیر خواہی اور ہمدردی کی بنا پر ہے کہ الحمد للہ اہل علم سے ہیں اور سمجھدار بھی ہیں' اپنے حال زار پر رحم فرمائیں' اس باب میں جو ہماری کتب ہیں ان کا بغور مطالعہ فرمائیں اور اللہ قہار و جبار کے قہر و غضب سے

ڈریں بیشک اس کا عذاب سخت ہے دنیا میں رجوع لانا مخلوق کے سامنے توبہ کرنا مومنین کا علم (نشان) ایمان ہے اللہ قہار سے ڈرنے والے عار نہیں کرتے وہ نار سے بچنے کیلئے اپنی آن کو قربان کر دیتے اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین۔

اللہ ملک القدوس اپنے محبوب ﷺ کا کس طرح تعارف فرماتا ھے

1﴿ارشاد فرماتا ہے :

هُوَ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيْداً (الفتح)

''وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہ۔'' (کنزالایمان)

عزیزانِ گرامی! دیکھو اللہ سبوح وقدوس اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعارف کس شان سے کراتا ہے کہ وہی اللہ خالق ومعبود ہے جس نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رسول بنایا اور رہدایت اور سچے دین کیساتھ بھیجا کہ اس محبوب کو سب دینوں پر غالب کرے۔ پھر اس کی شان یہ کہ اس امر پر اللہ ملک القدوس گواہ کافی یعنی کفایت کرنیوالا ہے۔

2﴿فرماتا ہے :

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً سِيْمَاهُمْ فِیْ وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ (الفتح: 29)

''محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔'' (کنزالایمان)

اللہ مالک ومعبود اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان بیان فرماتا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کون؟ وہ جو اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر ان کے ساتھیوں کے خصائل جمیلہ وفضائل جلیلہ واوصاف حمیدہ بیان فرماتا ہے ساتھی کون؟ اور بہترین ساتھی خلفائے راشدین جن میں سب سے اولیٰ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے بارے میں فرمایا گیا :

إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا ثَانِیَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِی الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللّهَ مَعَنَا

''جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لیجانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

پس شیخین وختنین سب سے اعلیٰ ساتھی ہیں' ان کے اوصاف حمیدہ کس شان سے بیان فرمائے جارہے ہیں۔ غور کیجئے پھر ترابی مفتیوں اور

مولویوں کے الفاظ کریہہ و مذموم جن کو بلا شبہ جائز لکھ مارا۔ تامل کیجئے اور دونوں کلمات کا فرق ملاحظہ کیجئے۔

3﴾ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جھرمٹ مارے استراحت میں ہیں' اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

یَا أَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ

''اے جھرمٹ مارنے والے''

گویا اللہ ملک القدوس ان کی ہر ادا کو کس قدر محبوب اور مطلوب رکھتا ہے محبوب کی ہر ادا پر خطاب فرمایا جاتا ہے۔

4﴾ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالا پوش میں استراحت فرماتے ہیں اللہ عزوجل اسی ادا میں خطاب فرماتا ہے :

یَا أَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ

''اے بالا پوش اوڑھنے والے۔''

مسلمانوں غور و فکر کرو' کس انداز خطاب سے ذکر فرمایا جارہا ہے اور یہ لوگ کیا کہتے ہیں؟

5﴾ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب کی عبادت میں مبالغہ کرتے اور قیام طویل و دراز کرتے کہ پائے اقدس پر ورم آجاتا ان کا چاہنے والا ان کا مالک مولیٰ ارشاد فرماتا ہے :

طه☆مَا أَنزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَی (طٰہٰ : 1,2)

''طٰہٰ۔ اے محبوب ہم نے تم پر یہ قرآن اس لئے نہ اتارا کہ تم مشقت میں پڑو۔'' (کنزالایمان)

6﴾ وہ محبوب جن کے منزل رفیعہ کے متعلق اللہ عزوجل فرماتا ہے :

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّی☆فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنَی☆فَأَوْحَی إِلَی عَبْدِهِ مَا أَوْحَی (النجم: 8,10)

''پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔'' (کنزالایمان)

اس منزل اقدس وارفع اعلیٰ کو سوائے اللہ اور پھر اس کے رسول کے کوئی نہیں جانتا۔ ان کے بارے میں ترابی مفتی اور مولوی رکیک اور مذموم سخت کریہہ لفظوں کو بلا شبہ جائز کہتے ہیں۔

7﴾ اللہ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بیان کرتا اور مرتبہ عالی کا ذکر فرماتا ہے :

یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاکَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِیْراً☆وَدَاعِیاً إِلَی اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُّنِیْراً(الاحزاب : 45,46)

''اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔'' (کنزالایمان)

دیکھو ان کے اوصاف کمال اظہر من الشّمس ہیں، ان کو یہ کیا کہتے ہیں؟

8﴾ اور فرماتا ہے :

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ☆ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلاً (الفتح : 8,9)

''بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔'' (کنزالایمان)

یہ تو ایمان ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں مزید براں رسول کی تعظیم وتوقیر کریں یعنی ان کی جناب میں ارفع واعلیٰ کلمات عرض کریں۔ ترابی مفتی اس امر کی ضد میں معاذ اللہ ان کیلئے نہایت مذموم اور سخت کریہہ لفظ سسر وداماد کو بلاشبہ جائز بتائیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِي الْعَظِيْم

9﴾ ارشاد فرمایا جاتا ہے :

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ (الفتح : 10)

''وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں' ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔'' (کنزالایمان)

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس نے اللہ کے رسول سے بیعت کی' اس نے اللہ ہی سے بیعت کی ان کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہے۔ سبحان اللہ! کیا شان ارفع واعلیٰ ہے ان کی بیعت اللہ کی بیعت، ان کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ، تو ان کی توہین اللہ کی توہین ہوئی۔

10﴾ ارشاد ہوتا ہے :

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى (الانفال : 17)

''(محبوب) تو تم نے انہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔'' (کنزالایمان)

معلوم ہوا محبوب کا فعل محبّ یعنی اللہ ہی کا فعل ہے تو جو اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت کرتا ہے وہ یقیناً اللہ عزوجل کی اہانت کرتا ہے جیسا کہ ترابی مفتی اور مولوی اس کے محبوب کی شان میں نہایت مذموم اور سخت کریہہ الفاظ جس کو صدر شریعہ علیہ الرحمہ دشنام اور گالی دینے سے تعبیر فرمائیں' ترابی مفتی اس کو بلاشبہ جائز بتائیں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِي الْعَظِيْم۔

11﴾ بعض صحابہ نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کرلی تو وحی نازل فرمائی گئی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (الحجرات : 1)

''اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔'' (کنزالایمان)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقدیم کو اللہ عزوجل اللہ سے آگے بڑھنا فرما رہا ہے چنانچہ لوگوں کی قربانیاں قبول نہ فرمائیں' دوبارہ

قربانی کرنے کا حکم دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقدیم پر یہ حکم ہے تو جو مفتی مولوی معاذ اللہ سسر اور داماد کہیں ان پر کیا حکم ہوگا۔

12﴿ ارشاد فرمایا جاتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (الحجرات : 2)

''اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔'' (کنز الایمان)

13﴿ اور مزید یوں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ☆ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (الحجرات : 4,5)

''بے شک وہ جو (اے محبوب) تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو ان کیلئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔'' (کنز الایمان)

معلوم ہوا کہ حجروں کے باہر سے ان کو پکارنا بھی اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں تو ترابی مفتیوں کے الفاظ والعیاذ باللہ۔

14﴿ اللہ حی وقیوم فرماتا ہے :

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ(التوبه : 128)

''بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔'' (کنزالایمان)

دیکھو! ہمارے آقا ومولیٰ کو ہمارا کس درجہ خیال ہے کہ ہمارا مشقت میں پڑنا ان پر گراں ہے نہایت بھلائی کے چاہنے والے۔ قوم کو بھی ان کا احسان دل و جان سے ماننا لازم ان کی تعظیم وتوقیر وعزت واحترام واجب وہ کیسے مفتی ہیں جو ان کی شان میں مذموم اور کریہہ الفاظ بلاشبہ جائز کہیں۔ علاوہ ازیں اللہ عزوجل ان کو رؤف رحیم فرماتا ہے اور یہ لوگ سسر داماد کہتے ہیں والعیاذ باللہ۔

15﴿ اللہ ملک القدوس ارشاد فرماتا ہے :

لَقَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ (ال عمران : 164)

''بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔'' (کنز الایمان)

دیکھو! حضورا کرم نور مجسم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ان کا مالک معبود فرما رہا ہے کہ مسلمانوں پر اللہ کا بڑا احسان ہوا کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جوان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انہیں ہر کفر وشرک اور ہر برائی نجاست سے پاک کرتا اور مسلمانوں کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے یہ کیسا بڑا احسان عظیم ہے کہ ان کو کھلی گمراہی سے نکال کر سیدھا رستہ دکھایا' راہ حق پر چلایا اللہ عز وجل کا قرب ومعرفت عطا فرمائی اسی طرح ان کے بیشمار احسان مسلمانوں پر ہیں یہ اپنا اپنا انداز بیان ہے ذکر تو رسول اکرم نور مجسم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے یہ اللہ قادر ومختار کا کلام معجز نظام ہے اور وہ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وثنا فرما رہا ہے اور ترابی مفتی اور مولوی وغیرہ معاذ اللہ کہتے ہیں کہ وہ سسر اور داماد ہیں بلکہ سسر اور داماد کہنے کو بلا شبہ جائز بتاتے ہیں جس سے بیباک اور گستاخ لوگوں کو راہ ملے جس طرح چاہیں توہین گستاخی کریں والعیاذ باللہ ۔

یہ اپنا اپنا ذوق ہے ڈرتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

16﴾اور ارشاد ہوتا ہے :

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِّتَكُونُواْ شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً (البقرة : 143)

اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔“

اللہ عزیز الجبار نے مومنوں کو سب امتوں میں افضل کیا اور لوگوں پر گواہ بنایا پھر فرمایا یہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے نگہبان و گواہ ہیں یعنی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو سب امتوں پر فضیلت اور وہ لوگوں پر گواہ اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت پر نگہبان اور گواہ بنایا اور ترابی مفتی مولوی کہتے ہیں کہ ان کو معاذ اللہ سسر و داماد کہنا بلا شبہ جائز یعنی یہی کہو۔

17﴾اللہ مالک ومعبود فرماتا ہے:

قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاء فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
(البقرۃ: 144)

”ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر لو مسجد حرام کی طرف۔“ (کنزالایمان)

اس آیت کریمہ سے بالکل واضح ہوگیا کہ اللہ ملک القدوس اپنے محبوب کی ہر ادا کو محبوب رکھتا ہے ان کی خوشنودی کیلئے کعبہ معظّمہ کو قبلہ ٹھہرایا ۔ترابی مولوی پروفیسر ریاض اور اس کا لڑکا اسمٰعیل کہتے ہیں کہ وہ معاذ اللہ سسر اور داماد ہیں ان کو سسر اور داماد کہنا جائز ہے پھر اس کے ہمنواؤں نے بھی یہی رٹ لگائی یہاں تک کہ ترابی مفتی اور مولویوں نے لکھ دیا کہ ان کو سسر اور داماد کہنا بلا شبہ جائز ہے ۔یہ لوگ مدعی علم بھی ہیں اور اس پر مصر بھی حالانکہ ایک مدت گزر گئی مگر ابھی تک اسی پر قائم ہیں' ان کے نزدیک حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے یہی لفظ عظمت

والے نظر آئے۔

18﴾ اللہ خالق و مالک مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے:

کَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولاً مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُواْ تَعْلَمُونَ (البقرة : 151)

''اور ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہیں۔'' (کنزالایمان)''

اللہ ملک القدوس اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح وثنا فرماتا اور ایمان والوں پر جو احسان وانعام اس حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائے ان کا مختصر بیان کرتا ہے تاکہ لوگ احسان مانیں مگر ترابی مفتی مولوی پروفیسر ریاض کی محبت و حمایت میں سب کچھ بھلا دیتے ہیں اور اپنی پوری قوت وصلاحیت داؤ پر لگا دیتے ہیں مگر داؤ نہیں چلتا بے بس ومجبور ہو کر حضرت صدر شریعہ علیہ الرحمہ پر افتراء کیا اور ایک جعلی من گھڑت عبارت کا سہارا لیا اور عبارت موہومہ کو صدر شریعہ کی جانب منسوب کیا اور صاف صاف لکھ دیا کہ سسرو داماد کہنا بلا شبہ جائز ہے اس سے معلوم ہوا کہ کذب وافترا بہتان وتلبیس پر ہی ان مفتیوں اور مولویوں کے دین کا دار و مدار ہے۔ یہ مسئلہ جائز و ناجائز اور حرام وحلال کا نہ تھا بلکہ کفر واسلام کا مسئلہ تھا اور فقہاء کرام کا فیصلہ جس کی یہ قدر کی گئی۔ سرکار ابد قرار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور توہین کا مسئلہ تھا ان لوگوں نے اس کو کوئی اہمیت ہی نہ دی۔ گویا کہتے ہیں ؎

میرا مسلک بھی نیا راہ طریقت بھی نئی
میرے قانون نئے میری شریعت بھی نئی

فقیر نے لوگوں کو حق وہدایت کی دعوت دی اور عرض کیا اگر ہماری بات سننا گوارا نہیں تو اپنے پیر وامام ومقتدا تراب الحق کی ہی بات مان لو دیکھو اپنے رسالے ''اسلامی عقائد: 22'' پر وہ بھی یہی فرما رہے ہیں جو آج ہم کہہ رہے ہیں تعجب ہے ان لوگوں پر تراب الحق صاحب کو پیر بنائیں اپنا امام اور مقتدا مانیں مگر ان کی بات بھی سننا گوارا نہیں' کیسے سنتے؟ اگر سنتے تو مشیخیت میں فرق آتا خرقہ ہاتھ سے جاتا رجوع وتوبہ لازم آتی ہے ہرگز نہ مانا حتیٰ کہ اخبار میں اس واقعہ کو مشتہر کیا گیا مگر کان نہ دیا' سنا کہ تراب الحق صاحب امریکہ سے تشریف لائیں گے وہ گفتگو فرمائیں گے اور مسئلہ حل ہو جائیگا لوگ گستاخی اور بیبا کی سے باز آجائیں گے' تراب الحق صاحب امریکہ سے تشریف لائے تقریباً ایک ماہ ہو گیا مگر قوم ترابی گستاخی سے باز نہ آئی اسی گستاخی اور بیباکی پر مصر اس میں عوام کالانعام ہی نہیں مدعی علم بھی ہیں مولوی اور مفتی بھی ہیں کہ انہوں نے رجوع ہونے اور توبہ کرنے کو اپنی شان عالمانہ کے خلاف جانا۔ مزید خبریں موصول ہوتی رہیں کہ مواد جمع ہو رہا ہے شاہ صاحب کتاب لکھ رہے ہیں فتوے جمع کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ لاچار فقیر نے اصلاح مسلمین کی خاطر اتمام حجت کرتے ہوئے یہ کتاب موسومہ ''الحجۃ القاھرہ فی اقوال الطاھرہ'' لکھی۔

اور یہ کہ اصلاح مسلمین کو قرآن کریم کی ہدایات وارشادات سنا دیئے جائیں کہ مسئلہ واضح ہو جائے مسلمان ان الفاظ مذمومہ کو حضور کی جانب نسبت دینے سے بچیں اور اگر اللہ ہدایت دے تو وہ لوگ جو شیطان کے کید وفریب میں گرفتار ہیں رہائی پائیں اور راہ صواب کی جانب آئیں۔

19﴾ اللہ غفور رحیم ارشاد فرماتا ہے :

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُواْ أَنفُسَهُمْ جَآؤُوکَ فَاسْتَغْفَرُواْ اللّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواْ اللّهَ تَوَّاباً رَّحِيماً

(النساء : 64)

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں۔'' (کنزالایمان)

ایسے بے مثل و بے نظیر محبوب رب العلمین خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت معاذ اللہ وہ داماد و خسر کہنے والے کوئی ان کا ثانی اور مثیل تو بتائیں سسر اور داماد تو ہر کس و ناکس کے ہوتے ہیں وہ اپنے گناہوں کی مغفرت کیلئے اپنے سسر اور داماد کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کیا کریں اگر کوئی کلام کرے تو کہہ دیں کہ تراابی مفتی تو ان کو معاذ اللہ سسر اور داماد کہتے ہی نہیں بلکہ اپنے دوسروں دوستوں اور عزیزوں کو سکھاتے ہیں کہ معاذ اللہ سسر اور داماد کہنا بلا شبہ جائز ہے۔

20﴾ اللہ ملک القدوس ارشاد فرماتا ہے :

فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَکِّمُوکَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيماً (النساء : 65)

''تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔'' (کنزالایمان)

دین وایمان ہی کا معاملہ نہیں کہ اگر اس سے روگردانی کریں تو مسلمان نہ رہیں بلکہ آپس کے معاملات میں سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کو نہ ماننا تو بڑی بات اگر اپنے دل میں اس سے کراہت پائیں تو مسلمان ہونے سے ہاتھ دھوئیں۔ ہے کوئی تم میں سسر اور داماد جس کی نافرمانی عدم ایمان ٹھہرے پھر محبوب اکرم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ خسر اور داماد کہیں اور بلا شبہ جائز بتائیں۔ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّابِاللہِ الْعَلِیِ الْعَظِیْم

21﴾ اور ارشاد فرمایا جاتا ہے:

مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّهَ وَمَن تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاکَ عَلَيْهِمْ حَفِيظاً (النساء : 80)

''جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔''

معلوم ہوا کہ جس مسلمان نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم اللہ کا رسول جی و جان سے سمجھ کر مانا تو بے شک اس نے اللہ ہی کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا معاذ اللہ سسر اور داماد جان کر ان کا حکم مانا تو اس نے ہرگز اللہ کا حکم نہ مانا تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اگر کوئی یہ عذر پیش کرے کہ ہم ان کو (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اللہ کا رسول بھی مانتے ہیں۔ تو ہم عرض کریں گے کہ اس قبیل سے تو مولوی رشید احمد گنگوہی بھی لکھتے ہیں:

''کوئی ادنیٰ مسلم بھی فخر عالم علیہ الصلوٰۃ کے تقرب و شرف کمالات میں کسی کو مماثل آپ کے نہیں جانتا البتہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے قل انما انا بشر مثلکم اور اس کے بعد یوحیٰ الیّ کی قید سے پھر وہی شرف تقرب کو بعد اثبات مماثلہ بشریت کے ثابت فرمادیا پس اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے فخر عالم نے بھی فرمایا وددت الیٰ قد رایت اخوانی الحدیث پس اخوت بوجہ اولاد آدم ہونے کے کہنا اور یہی وجہ قائل کی ہے موافق قرآن وحدیث کے ہوا اس پر طعن کرنا قرآن وحدیث پر طعن ہے اور اس کے خلاف کہنا نص کی مخالفت ہے لہٰذا چونکہ جس نے آپ کو اخ کہا ہے بوجہ اولاد آدم ہونے کے کہا ہے اور تقرب کی مماثلہ کا ہرگز قائل نہیں تو اس پر طعن سوائے مخالفت نصوص کے اور کیا ہو ویگا۔''

(براهین قاطعه : 3)

مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انبیٹھی لکھتے ہیں:

''البتہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے قل انما انا بشر مثلکم اور اس کے بعد یوحیٰ الیّ کی قید سے پھر وہی شرف تقرب کو بعد اثبات مماثلہ بشریت کے ثابت فرمادیا پس اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے......الخ۔''

غور طلب یہ امر ہے کہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں۔ پس اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کیا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا؟ ملخصاً۔

ہم کہتے ہیں کہ بقول دیابنہ یہ کہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں تو نفس بشریت میں مماثل علمائے دیوبند کے جملہ بنی آدم میں نمرود، شداد، فرعون، ہامان، قارون، وغیرہم داخل ہیں پس علمائے دیوبند نفس بشریت کے اعتبار سے بنی آدم ہونے مماثل علمائے دیوبند کے نمرود، شداد، فرعون، ہامان، قارون وغیرہم کو اپنی مثل اپنا بھائی کیوں نہیں کہتے؟ اگر کسی مسلمان نے اسی دلیل مذکورہ بالا سے علمائے

دیوبندکوفرعون نمرود ہامان شداد قارون وغیر ہم کا بھائی کہہ دیا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا؟ وہ تو خود نص کے موافق ہی کہتا ہے پس اس کا علمائے دیوبندکونمرود وفرعون وغیر ہم کا بھائی کہنا موافق قرآن وحدیث کے ہے اس پر طعن کرنا قرآن حدیث پر طعن کرنا ہے اوراس کے خلاف کہنا نص کی مخالفت ہے چنانچہ جس نے علمائے دیوبندکونمرود وفرعون کا بھائی کہا تو بوجہ اولاد آدم ہونے کے کہا ہے اس پر طعن سوائے مخالفت نصوص کے اور کیا ہووے گا۔

اقول

اللہ عزوجل قرآن حکیم میں ارشادفرماتا ہے :

وَإِذْ أَخَذَ اللّهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُواْ أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُواْ وَأَنَاْ مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ☆فَمَن تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ☆ (ال عمران : 81,82)

’’اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب وحکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا‘ فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اوراس پر میرا بھاری ذمہ لیا‘ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہوجاؤ اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔تو جوکوئی اس کے بعد پھرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔‘‘ (کنزالایمان)

امام اجل ابوجعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولی المسلمین امیر المومنین جناب مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی:

لم یبعث اللہ نبیا من ادم فمن دونه الا اخذ علیه العھد فی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لئن بعث وھو حی لیئومنن به ولینصرنه وباخذ العھد بذالک علیٰ قومه

’’اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے اور اپنی امت سے اس مضمون کا عہد لے۔‘‘

اور یہی باعث ہے کہ جب آخر زمانہ میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت و رسالت پر ہوں گے حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے حضور کے ایک امتی نائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم امامکم منکم

’’کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اتریں گے اورتمہارا امام تم میں سے ہوگا۔‘‘

(اخرجه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه)

امام علام تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ **التعظیم و المنه فی لتومنن به و لتنصرنه** لکھا اور اس میں آیۂ مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء و مرسلین اور ان کی امتیں سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت تازمانہ سیدنا ابوالبشر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام شامل ہے، المختصر۔

''مسلمان بہ نگاہ ایمان اس آیۃ کریمہ کے مفادات عظیمہ پر غور کرے صاف صریح ارشاد فرما رہی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصل الاصول ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں امتیوں کو جو نسبت انبیاء و رسل سے ہے وہ نسبت انبیاء و رسل کو اس سید کل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے امتیوں پر فرض کرتے ہیں کہ رسولوں پر ایمان لاؤ رسولوں سے عہد و پیمان لیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ غرض صاف صاف جتا رہے ہیں کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں باقی تم سب تابع و طفیلی۔ ع: مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل۔''

(تلخیص تجلی الیقین)

جن کی شان ارفع و اعلیٰ کے حضور ہماری عقلیں دنگ و عاجز فہم و حواس قاصر ہیں ان کی بابت یہ دیوبندی اور تاجدار دیوبند رشید احمد گنگوہی بھائی کہتے قہر الٰہی سے نہیں ڈرتے طرح طرح کے فریب کرتے تاویلیں گھڑتے اور اپنا بھائی کہتے طرفہ یہ کہ نص سے ثابت کرتے اور مطابق نص ٹھہراتے ہیں مگر یہ لوگ تو ان سے بھی آگے بڑھ گئے وہ تو بھائی بنا کر تھک گئے، مگر یہ تازہ دم گستاخ آج بابانگ دہل حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ خسر و داماد کے کریہہ اور مذموم لفظوں سے رشتہ جوڑتے اور علی الاعلان ان ملعون لفظوں کو بلاشبہ جائز بتاتے ہیں اور عوام کالانعام کو جواز تشنیع کے ذریعہ گستاخی اور توہین پر جری کرتے اور بیباک بناتے ہیں ان مولویوں اور مفتیوں پر تو یہ فرض تھا کہ اگر کوئی بے علم نادان احیاناً ایسا کہتا تو اس کو تنبیہ کرتے اور توبہ کا مطالبہ فرماتے اور آئندہ نہ کہنے کی تاکید کرتے مگر یہ بزعم خود مدعی علم اور انہی لفظوں پر مصر ہیں تو غیر کو کیا منع کریں گے۔

مسلمانو! جائے تعجب وصد افسوس ہے کہ خود فخر سے معاذ اللہ داماد و خسر کہیں اور اس کو بلاشبہ جائز بتائیں اور اسی پر اصرار فرمائیں مزید یہ کہ اسی کو حق جانیں اور حق بتائیں۔

باهم طے شده متفقه عقیده

اول...... ''کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔''

دوم ......﴾ ''اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں۔''

سوم ......﴾ ''یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔''

ترابی مفتی مولوی اور ان کے ساتھی سب ہی ان امور پر متحد و متفق ہیں۔اس کی قدرے تفصیل ہماری کتاب المسمّٰی اٰیة من اٰیات الاسلام فی کلام الفقهاء الاعلام المعروف هدایت المسلمین میں ملاحظہ فرمائیں اور ان عقائد فاسدہ سے اپنے دین و ایمان کو بچائیں۔

22﴾ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءهُمْ أَوْ أَبْنَاءهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ☆ (المجادلة: 22)

''تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگر چہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔'' (کنزالایمان)

یہ مومن کامل کی علامت بیان فرمائی گئی۔

23﴾ اللہ جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے :

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الانبیاء : 107)

''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے۔''............(کنزالایمان)

یعنی اللہ ملک القدوس ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت تمام عالمین کیلئے' عالم ماسوا اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء وملائکہ سب داخل ہیں تو لا جرم حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب پر رحمت و نعمت رب الارباب ہوئے گویا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راحم اور عالم مرحوم کہ وہ سب حضور کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند و فیضیاب' اسی لئے اولیائے کاملین وعلمائے راسخین تصریح فرماتے ہیں کہ :

''ازل سے ابد تک ارض و سما میں اولیٰ و آخرت میں دنیا و دین میں روح و جسم میں چھوٹی یا بڑی بہت یا تھوڑی جو نعمت و دولت

کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔''

چنانچہ امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کریمہ کے تحت لکھا :

لما کان رحمۃ للعٰلمین لزم ان یکون افضل من کل العٰلمین

''جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کیلئے رحمت ہیں واجب ہوا کہ تمام ماسوٰی اللہ سے افضل ہوں۔''

فقیر کہتا ہے کہ کیوں نہ ہوں جبکہ حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کیلئے رحمت ونعمت عطا فرمانے والے اور تمام عالم ماسوٰی اللہ سب مرحوم یعنی رحمت ونعمت پانے والے ہیں کوئی فرد ان کی رحمت سے مستغنی نہیں چنانچہ ثابت ہوا کہ تمام عالم سے افضل واکرم اور ارفع واعلیٰ ہوئے۔سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ

اور وہ کیسے مسلمان ہیں جو حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاذ اللہ سسر اور داماد کا رشتہ جوڑیں اور یقیناً رشتہ عامی میں ہر سسر اپنے داماد سے افضل وبرتر' چنانچہ معاذ اللہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج کے والد معاذ اللہ ان کے نزدیک اس رشتہ میں برتر وبالا ہوئے۔لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّابِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اقول

کہ یہ تو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم ہے اور رحمت تام کہ انہوں نے ان کی صاحبزادیوں کو شرف زوجیت عطا فرمایا اور ان سب کو دائرہ ام المومنین میں داخل فرما کر مکرم اور معظم بنا دیا۔سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میگوئد ؎

مصطفی ﷺ نور جناب امر کن
آفتاب برج علم من لدن
معدن اسرار علام الغیوب
برزخ بحرین امکان و وجوب
بادشاہ عرشیان و فرشیان
جلوہ گاہ آفتاب کن فکان
راحت دل قامت زیبائے او
ہر دو عالم والہ وشیدائے او

جــان اسـمٰـعیـل بـررویــش فـدا

ازدعــا گــویــان خـلیـل مـجتبیٰ

مسلمانو! اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں فرماتے ہیں اور یہ مدعیان علم ومُصر سسر وداماد بتاتے ہیں۔

24﴾ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے :

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (نشرح، پ: 30)

''اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا۔''

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

رفع اللہ تعالیٰ ذکرہ فی الدنیا والاخرۃ فلیس خطیب و لاتشھد ولاصاحب صلاۃ الا یقول اشھدان لااله الا اللہ وان محمد رسول اللہ (الشفا شریف: 12، اول)

''آپ کے ذکر کو دنیا وآخرت میں اتنا بلند کیا کہ کوئی خطیب یا کلمہ شہادت کا کہنے والا یا نماز پڑھنے والا ایسا نہیں جو اشھدان الا اله الا اللہ و ان محمد رسول اللہ نہ کہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔''

امام ابن عطا پھر امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنھما وغیرھا ائمہ کرام تفسیر قولہ تعالیٰ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ میں فرماتے ہیں :

جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک ذکرنی (الشفا شریف: 12، اول)

''(پیارے محبوب) میں نے تمہیں اپنا ذکر بنایا پس جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ہی ذکر کیا۔''

مسلمانو! اللہ مالک ومعبود اپنے حبیب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعارف کرا رہا ہے یہ ان کے تعارف کی ایک شان ہے، اور یہ لوگ جو مصر ہیں (معاذ اللہ) داماد وخسر پر وہ داماد اور خسر کے ذریعے تعارف کراتے اور اسی پر مصر اور فخر کرتے اور بلاشبہ جائز بتاتے ہیں، تاکہ گستاخوں اور اعدائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو توہین اور گستاخی کرنے کیلئے ایک نیا باب مل جائے اب جو بھی گستاخی کرنا چاہے وہ بڑے کروفر سے گستاخی کرے جس انداز میں اور جس طرح چاہے معاذ اللہ خسر وداماد کہے اگر کوئی دردمندان رضویت لب ہلائے اعتراض لائے تو جھٹ کہہ دیں گے کہ تمہارے ہی تو مفتی اور مولوی اور محدث وغیرہ اس کو جائز لکھ چکے ہیں ہم پر اعتراض کرتے ہو گستاخی کا حکم لگاتے ہو تمہارے مفتی بھی تو یہی حکم جاری فرماتے ہیں۔

25﴾ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

أَلاَ بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد: 28)

''سن لو اللہ کے ذکر ہی میں دلوں کا چین ہے۔''

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

عن مجاهد فی قوله تعالیٰ الا بذکر الله تطمئن القلوب بمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واصحاب (الشفا شریف : 14،اول)

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت کریمہ أَلاَ بِذِكْرِ اللّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ :

''ذکر اللہ سے مراد حضور اکرم محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔''

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے پاک میں ایک اسم ''ذکر اللہ'' بھی ہے صاحب عناصر البرکات وشارح مزرع الحسنات اسم پاک ذکر اللہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

''(ترجمہ) جس نے دیکھا آپ کے جمال جہاں آرا کو یا سنا آپ کے نام کو یا آپ کے احوال واخلاق حمیدہ کو، تو ذکر کیا اللہ تعالیٰ کا اور ایمان لایا اس پر۔ پس وجود آپ کا سبب ہوا ذکر الٰہی کا پس گویا آپ سراپا ذکر اللہ ہیں اپنے ہر احوال اور افعال اور صفات اور بیداری اور خواب میں اور اس واسطے کہ پہلے پہل آپ ہی کا ذکر، ذکر میں جاری ہوا۔ اور پہلے پہل لوح میں مذکور ہوا اور جس نے ذکر کیا آپ کا پس تحقیق اس نے ذکر کیا اللہ کا اور جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی اور جس نے آپ سے بیعت کی اس نے اللہ ہی سے بیعت کی، پس آپ ذکر اللہ ہوئے ہر وجہ سے۔''

(عناصر البرکات: 60)

اے عزیز تامل کر ......! دیکھ کہ اللہ عزوجل اپنے پیارے محبوب کو ذکر اللہ یعنی اپنا ذکر اور دلوں کا چین فرما رہا ہے اور وہ لوگ داماد وخسر کہنے پر مصر اور جائز بتاتے ہیں۔

۲۶﴾ اللہ مالک معبود فرماتا ہے :

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ (الاحزاب : 56)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر۔'' ......(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں یصلون فرمایا جو استمرار پر دال یعنی ہمیشہ اور ہر وقت اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ اور یہ مولوی مفتی ان پر معاذ اللہ خسر و داماد کا رشتہ جوڑنے پر مصر ہیں۔

27﴾ اللہ قادر وقیوم مومنین کو حکم دیتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً (الاحزاب:56)

''اے ایمان والو! ان (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود اور خوب سلام بھیجو۔'' ......(کنز الایمان)

اللہ مالک القدوس درود وسلام بھیجنے کا حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ ان پر خوب سلام بھیجو اور یہ لوگ سسر اور داماد کے کریہہ اور مذموم لفظوں سے منسوب کرنے پر مصر ہیں اور جائز کہتے ہیں۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ مالک ومعبود مومنین کو حکم فرماتا ہے کہ :

''اے ایمان والو! میرے محبوب پر درود بھیجو اور سلام پڑھو خوب سلام۔''

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ان کو (معاذ اللہ) سسر اور داماد کہنا جائز ہے ہر آدمی خسر اور داماد کہے کوئی منع اور گناہ نہیں ہے گو یا صلوٰۃ و سلام کے عوض یہ تحفہ پیش کیا جا رہا ہے۔

عزیزانِ ملت! یہ چند آیات قرآنی ہیں جو کہ حضور اکرم سید عالم نور مجسم رحمت عالم باعث ایجاد دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و کرامت اور محبوبیت کبریٰ اور خلیفۃ الاعظم ہونے پر دال ہیں مگر محل تاسف یہ ہے کہ یہ ترابی حضرات حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) سسر اور داماد کے کریہہ لفظوں سے منسوب کریں اور پھر اس پر مصر ہوں، مزید براں اس کو جائز بتائیں مسلمانوں کو گستاخی اور توہین پر (والعیاذ باللہ) جری اور دلیر بنائیں حالانکہ شیخین و ختنین ایسے اعزازی خطابات ہیں کہ ان حضرات مکرمین کے سوا کسی غیر پر صادق آتے ہی نہیں جیسے کہ کلمہ ''امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' جب بھی کوئی کہے گا اس سے مراد صرف امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہوں گے۔ اسی طرح صاحبین سے مراد امام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنھما ہی ہوں گے۔ پھر ان کی اہانت کیلئے کلی پھندنے لگانا معاذ اللہ کسی کا خسر اور کسی کا داماد بتانا توہین و گستاخی کرنا ہی مقصود ہوگا۔ چنانچہ آج بھی اگر کسی کی معرفت سنتے ہیں کہ وہ اعلیٰحضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہہ رہا ہے تو ہر مسلمان مجدد ملت امام اہلسنت حضرت مولٰینا ملجانا امام احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی تصور کرے گا اور کسی کا معاذ اللہ خسر اور کسی کا داماد بتانے سے گستاخی اور توہین ہی مراد ہوگی۔ پھر کیا شان ہے سبحان اللہ شیخین کریمین کی اور ختنین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کہ ان کے سوا کوئی دوسرا تصور تو کجا، تو ہم بھی نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ نبی الانبیاء سید الاصفیاء حبیب کبریا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟

جب بھی کوئی رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہے گا حضور پرنور شافع یوم النشور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم پاک کا نور ذہن میں جلوہ گر ہوگا۔

اللہ مالک و معبود تو ان کے نام پاک سے بھی خطاب نہیں فرماتا

عزیزانِ ملت! تامل فرمایئے کہ اللہ حی و قیوم جو مالک و معبود ہے وہ اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام پاک کے ساتھ ندا نہیں کرتا خطاب نہیں فرماتا ہے۔ حالانکہ دیگر انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو نام کے ساتھ خطاب فرمایا ہے۔ مثلاً یا آدم . یا نوح . یا ابراھیم . یا موسیٰ . یا عیسیٰ . یا داؤد . یا زکریا . یا یحییٰ علیھم الصلوٰۃ والسلام کما قال تعالیٰ جیسا کہ اللہ جل مجدہ نے ارشاد فرمایا :

1...... يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرۃ : 35)

''اے آدم تو اور تیری بیوی جنت میں رہو۔''

2...... يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ (ھود : 48)

''اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام اور برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر ہیں۔''

3...... يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا إِنَّهُ قَدْ جَاء أَمْرُ رَبِّكَ (هود: 76)

''اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ بیشک تیرے رب کا حکم آچکا۔''

4...... يَا مُوسَى إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالاَتِي وَبِكَلاَمِي (الاعراف : 144)

''اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے۔''

5...... يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَى وَالِدَتِكَ (المائدہ : 110)

''اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میرا احسان اپنے اوپر اور اپنی ماں پر۔''

6...... يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ (ص : 26)

''اے داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔''

7...... يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى (مریم : 7)

''اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے۔''

8...... يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ (مریم: 12)

''اے یحییٰ کتاب مضبوط تھام۔''ملخصاً

اور اللہ واجب الوجود وحی وقیوم مالک ومعبود ذوالجلال والاکرام نے اپنے حبیب لبیب نبی الانبیاء سید الاصفیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نام نامی واسم گرامی کے ساتھ خطاب نہ فرمایا بلکہ پیارے پیارے القاب وخطابات سے مشرف فرمایا۔ان خطابات کی حقیقت اصلیہ وہی جانتا ہے بندے تو صرف حروف اور معانی دیکھتے ہیں مثلاً یٰسین 'طٰہٰ' یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ' یَا أَیُّهَا الرَّسُولُ' یَا أَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ' یَا أَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہم۔اور اگر کہیں اسم پاک کے ساتھ ذکر بھی فرمایا تو اسم پاک کا ذکر نہ فرمایا بلکہ منصب رسالت ونبوت کے ساتھ ذکر فرمایا؛ کما قال تعالیٰ جیسا کہ فرمایا جاتا ہے :

1...... وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ (ال عمران: 144)

''اور محمد (ﷺ) تو ایک رسول ہیں۔''

2...... مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الاحزاب: 40)

''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ عزیز ومنان نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک نبی الانبیاء سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین اوصاف کمال بیان فرمائے۔

اول......❁ "پیارے! تم مردوں میں کسی کے باپ نہیں" اس بیان کی حکمت عظیمہ اللہ پھر اللہ کا پیارا محبوب ہی جانتا ہے۔

دوم......❁ "لیکن اللہ کے رسول ہو" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

سوم......❁ "خاتم النبیین ہو" کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں تمہاری شریعت سے دوسری شریعت منسوخ اور تمہاری قیامت تک باقی۔

3 ......❁ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ (محمد :2)

"اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اتارا گیا۔"

4 ......❁ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (ﷺ) (الفتح:29)

"محمد اللہ کے رسول ہیں (ﷺ)۔"

سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کو بشارت دیتے ہیں' کما قیل فی القرآن المجید :

5 ......❁ وَمُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِى اسْمُهُ أَحْمَدُ (الصف : 6)

"اوران رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے (ﷺ)۔"

قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کا مخصوص ذکر شریف

نبی اکرم سید عالم نور مجسم باعث ایجاد دو عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ القابات جو قرآن کریم میں اللہ جل جلالہ نے ذکر فرمائے ان میں سے چند یہ ہیں جیسے کہ :

النور' السراج' المنیر' المنذر' النذیر' المبشر' البشیر' الشاھد' الشھید' الحق' المبین' خاتم النبیین' رؤف رحیم' الامین' قدم الصدق' رحمة للعلمین' نعمة اللّٰہ' العروة الوثقیٰ' الصراط المستقیم' النجم الثاقب' الکریم' النبی الامی' داعی الی اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ بارک وسلم

اس کے ماسوا مشہور و معروف اسمائے پاک میں :

مصطفیٰ' مجتبیٰ' ابوالقاسم' حبیب اللّٰہ' رسول اللّٰہ' شفیع' مشفع' مصلح' طاھر' مبین' صادق' ھادی' سرور انس جان' سید المرسلین' امام المتقین' قائد الغر المحجلین' صاحب حوض کوثر' صاحب الشفاعت' صاحب مقام محمود' صاحب الوسیلہ' صاحب التاج والمعراج' صاحب لواء الحمد' راکب البراق' صاحب حجت' شھنشاہ دوجھان' نبی آخر الزمان صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وبارک وسلم وغیرھم"

عزیزان ملت! تامل فرمایئے اور غور وخوص کیجئے کہ اللہ ملک القدوس جو مالک ومعبود ہے اس نے قرآن حکیم میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ کسی جگہ خطاب نہیں فرمایا بلکہ خبر بھی دی ہے تو کنایۃً اور وہ بھی نبوت ورسالت کے ساتھ اس سے بڑھ کر اور کیا فخر ہوسکتا ہے اور اس سے ارفع واعظم اور زیادہ باعزت مقام اور کون سا ہوسکتا ہے۔ جب کسی بزرگ یا معظم مخاطب کو نام لیکر نہ پکارا جائے بلکہ کنایۃً اس کو خطاب کیا جائے تو اس میں اس بزرگ کی غایت درجہ تعظیم ہے کیونکہ جو تعظیم کے غایت درجہ پر پہنچا ہوا ہو، اسی کی نسبت کنایہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ بادشاہ ہے تو یا ایھا الملک کہا جاتا ہے اور اگر امیر ہے تو یا ایھا الامیر کہا جائے گا اگر خلیفہ ہے تو یا ایھا الخلیفة سے خطاب کیا جائے گا' اللہ جل مجدہ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فضیلت عظمیٰ عطا فرمائی ہے چونکہ آخری رتبے اور فضیلت علیا تک پہنچایا ہے اسی لئے خالق ومعبود ومالک منان ہونے کے باوجود آپ کو یوں مخاطب فرمایا :

اول...... ﴿ یَا أَیُّھَا النَّبِیُّ إِنَّا أَرۡسَلۡنَاکَ شَاھِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِیۡراً ......الخ

دوم...... ﴿یَا أَیُّھَا النَّبِیُّ حَسۡبُکَ اللّٰہُ......الخ

سوم...... ﴿یَا أَیُّھَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَا اُنۡزِلَ إِلَیۡکَ مِن رَّبِّکَ

چہارم...... ﴿یَا أَیُّھَا الرَّسُوۡلُ لاَ یَحۡزُنۡکَ الَّذِیۡنَ یُسَارِعُوۡنَ فِیۡ الۡکُفۡرِ

گویا اس قبیل سے متعدد آیات قرآن کریم میں مذکور جسکا انکار نہ کریگا مگر ہٹ دھرم ضدی۔

اے عزیز تامل کر! اور فکر صائب سے کام لے کہ اللہ جو مالک وخالق ومعبود ہے وہ اپنے پیارے محبوب بلکہ سید المحبوبین قائد الغر المحجلین امام المتقین رحمة للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر اور ان کا تعارف اپنے بندوں سے کیسے ارفع واعلیٰ اور برتر و بالا کلمات سے کراتا اور ان کا ذکر پاک کو پاکیزہ اور رفیع الدرجات خطابات سے ندا فرماتا ہے کہ ان کا اسم مبارک لے کر خطاب نہیں کرتا کنایہ وتشبیھات میں بھی بے مثل اور محبت بھرے عظیم الدرجات خطابات سے موصوف فرماتا ہے۔ وہ کیسا مسلمان ہے جو قرآن حکیم وفرقان کریم کی ان تشبیھات اور کنایۃً اور انداز بیان اور نورانی خطابات کے باوجود کہ ایسے ذیشان اور عظیم البیان کہ کسی غیر پر صادق ہی نہیں آتے اور نہ کسی غیر میں ان کلمات کنایہ وتشبیہات رفیعہ کی ان کے سوا کسی میں اصلاً ایسی شان ہی نہیں نہ کوئی اس درجہ کا حامل ہے

مخصوص ان کے لئے مصطفائی
کوئی اور تو مصطفیٰ بن کے آئے

فرط غم والم اس امر پر کہ مسلمان کہلائے اور سسر اور داماد کے مکروہ الفاظ ان کی جانب منسوب کرے جن الفاظ کو عام آدمی بھی پسند نہ کرے بلکہ باعث ننگ وعار جانتا ہو۔

ہر مسلمان پر واجب ہے کہ ان کی شان نہایت ارفع واعلیٰ کلمات سے بیان کرے۔ اللہ حنان ومنان مسلمانوں پر فضل واحسان فرمائے اور سیدھی اور سچی راہ چلائے اور اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت علیٰ وجہ الکمال عطا فرمائے اور تعظیم وتوقیر اور غایت درجہ ادب و

احترام کرنیکی توفیق عطا فرمائے اوراس رسالہ مختصر عجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور مسلمانوں کیلئے باعث رشد وہدایت بنائے آمین آمین آمین یارب العلمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلُ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ الْسَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم وَ صَلَی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَسَنَدِنَا وَمَاوٰنَا وَ مَلْجَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِمْ دَائِماً اَبَداً اَبَدا

سگ بارگاہ رضا

فقیر حقیر محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہٗ

3 / جمادی الثانی 1424ھ مطابق 4 / جولائی 2003ء

اعلیٰحضرت بول سنی

اعلیٰ حضرت بول سنی اعلیٰ حضرت بول
نام رضا گستاخ نبی پر جیسے ہو لاحول
عشق نبی کی دولت کا انعام تجھے ہوجائیگا
یعنی حشر کی سختی سے آرام تجھے ہوجائیگا
آجا رضا کے دامن میں تو اِدھر اُدھر مت ڈول
اعلیٰ حضرت بول سنی اعلیٰ حضرت بول
لاکھوں ہیں احسان رضا کے پر ہم نے یہ دیکھا ہے
سب احسانوں میں اعلیٰ اور بے شک انکا جلوہ ہے
عشق نبی سے روشن روشن اپنا یہ ماحول
اعلیٰ حضرت بول سنی اعلیٰ حضرت بول

مان لے ان کی عزت دل سے ورنہ تو پچھتائیگا
حشر میں پیارے آقا کو تو کیسے منہ دکھلائے گا
ہوش میں آجا اب بھی منکر اپنے آپ کو تول
اعلیٰ حضرت بول سنی اعلیٰ حضرت بول

فیض رضا ہے جاری وساری کیسے یہ رک جائیگا
ان کے نام پہ مرنے والا ہرگز نہ بک پائے گا
لاکھ دکھاؤ ڈالر پاؤنڈ ہم تو ہیں انمول
اعلیٰ حضرت بول سنی اعلیٰ حضرت بول

جاگ جا سنی جاگ جا اعلیٰ حضرت نے فرمایا ہے
کٹ جا ان کی عزت پر کہ وقت کٹھن یہ آیا ہے
سونے کا یہ وقت نہیں ہے اپنی آنکھیں کھول
اعلیٰ حضرت بول سنی اعلیٰ حضرت بول

ان سے ہر نعمت ملتی ہے عزت ان سے ملتی ہے
ہم کو رضا نے بتلایا ہے جنت ان سے ملتی ہے
مانگنے والو ان سے مانگو بڑھا کے کشکول
اعلیٰ حضرت بول سنی اعلیٰ حضرت بول

نام رسالت کے نعرے سے دل کو نور بنائے جا
جو جلتے ہیں جل جائیں تو ان کو اور جلائے جا
جامؔی یاد ہمیشہ رکھیو مرشد کا یہ قول
اعلیٰ حضرت بول سنی اعلیٰ حضرت بول

محمد جواد رضا خان جامؔی